صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 19 دسمبر 2003ء بمطابق 24 شوال 1424 ہجری صبح دس بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلْ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا۟ ۚ وَمَا عَلَى ٱلرَّسُولِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ o وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنكُمْ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ كَمَا ٱسْتَخْلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ ٱلَّذِى ٱرْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِى لَا يُشْرِكُونَ بِى شَيْـًٔا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): کہہ دو کہ خدا کی فرمانبرداری کرو اور رسول خدا کے حکم پر چلو۔ اگر منہ موڑو گے تو رسول پر (اس چیز کا ادا کرنا) جو ان کے ذمے ہے اور تم پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو تمہارے ذمے ہے اور اگر تم ان کے فرمان پر چلو گے تو سیدھا رستہ پالو گے اور رسول کے ذمے تو صاف صاف (احکام خدا کا) پہنچا دینا ہے جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں و آخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: فرح عاقل شاہ صاحبہ۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: تھینک یو سر۔ سر! میں سینیئر وزیر سراج الحق صاحب سے پوچھنا چاہونگی کہ سٹی نمبر 3 سکول سکینڈل کے بارے میں کیا ہوا جس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا گیا تھا اور جس کی میں ممبر تھی اور جس کے اوپر ہمیں یہ کہہ کر چپ کرادیا گیا کہ اس پر FIR Lodge ہو گی اور ان لوگوں کو جن کو آپ لوگوں نے Suspend کر دیا ہے، ان کے خلاف Legal proceedings ہوں گی، ان کو پولیس کے حوالے کیا جائے گا۔ دو مہینے گزرنے کے باوجود کچھ بھی نہیں ہوا اور جہاں تک میری Knowledge ہے، جو مجھے پتہ چلا ہے کہ اس کو سرد خانے میں ڈال دیا گیا ہے۔ سر! تو کیا اگر سب کچھ اسی طرح ہونا تھا تو پھر اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیوں کیا گیا تھا، سر؟ اس ساری کارروائی کا کیا فائدہ ہوا، یہ جو ہم لوگ سکول میں گئے اور تین تین بار انکوائریز اس کے اوپر ہوئی ہیں؟ جب اس کا کوئی ریزلٹ سامنے نہیں آنا تھا، جب آپ نے ان چوروں کو، ان مجرموں کو گھر بیٹھے تنخوالیں دینی تھیں تو یہ سارا ڈرامہ کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ اور میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گی کہ ان ساری Proceedings کے دوران ہمارے وزیر تعلیم کہاں غائب تھے؟ چار دن تک ہم اسمبلی میں آتے رہے ہیں، ایک دن بھی انہوں نے آکر اس میں شرکت کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ان کو یہ نہیں لگا کہ یہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ ہے، ان کو آنا چاہیے۔ مجھے اس کا جواب چاہیے۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ بہن نے جس مسئلے پر بات کی ہے اور آغاز کیا ہے تو میں نے چند دن پہلے وزیر تعلیم سے اس کیس کے بارے میں پوچھا تھا اور جس طرح ان کو احساس ہے ایک مسلمان اور غیر تمند صوبہ سرحد کے باسی کی حیثیت سے، ہم سب کو اس کا احساس ہے اور حقیقت یہ ہے کہ بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے واقعہ ہونے سے پورے صوبے کی، علاقے کی، سماج کی اور معاشرے کی بدنامی ہوتی ہے اور ہم اس پر یقین رکھتے ہیں کہ اس طرح کے معاملات کا جو بھی ذمہ دار ہو، اس کو قرار واقعی سزا ہونی چاہیے۔ مجھے وزیر تعلیم نے بتایا ہے کہ ہم نے اس میں قانونی تقاضے پورے کرنے ہیں تاکہ کسی کیساتھ ناانصافی نہ ہو اور جو واقعی مجرم ہوں، ان کو صحیح

سزا مل جائے۔ آپ کے سوال سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ درد محسوس کرتی ہیں تو میں مناسب سمجھوں گا کہ اس پر ذرا مزید ان سے یعنی ڈیپارٹمنٹ سے معلومات لے کر اپنی محترمہ بہن سے بات کر لوں۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: سر! درد اس لئے محسوس کرتی ہوں کہ یہ ہمارے بچوں کے مستقبل کی بات ہے۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم سے ان شاءاللہ بات ہو گی۔

سینیئر وزیر: میں Agree کرتا ہوں۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: سر! یہ سارا معاملہ بہت Crystal clear ہے۔ اس میں کوئی شک کی گنجائش ہے ہی نہیں کہ وزیر تعلیم یہ کہہ رہے ہیں کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو جائے تو ایسی کوئی بات ہے ہی نہیں، وہ لوگ Identify ہو چکے ہیں سر، اور ان کو Severe سے Severe سزا ملنی چاہیے۔ ان کو Suspend کرنا کوئی سزا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، انور کمال خان صاحب۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق صدر پاکستان کا اخباری بیان

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں۔ بڑے افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے جناب والا، آپ آج کے اخبارات اگر اٹھا کر دیکھیں تو جنرل مشرف صاحب کا بیان کشمیر کے حوالے سے آیا ہے۔ پاکستان کی پچپن سالہ تاریخ میں کشمیر کے حوالے سے ہمارا ایک اصولی موقف رہا ہے اور ساری عمر اسی Claim پر ہم ڈٹے رہے ہیں۔ کشمیر میں ہمارے مجاہدین بھائیوں نے آج تک، اس پچپن سالہ عرصے میں جتنی قربانیاں دی ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ ان کے ایک بیان سے کہ وہ اپنے اصولی موقف سے دستبردار ہیں۔ میرے خیال میں اس سے ان ستر اسی ہزار شہیدوں، جنہوں نے اپنا خون دے کر کشمیر میں جہاد کے نام پر اپنا ایک اصولی موقف اپنایا ہوا تھا تو اس یوٹرن لینے سے میرے خیال میں پاکستان کے جتنے بھی لوگ ہیں، ان کو ایک صدمہ ضرور پہنچا ہو گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک اصولی موقف ہے اور اس اصولی موقف کے لئے پاکستان اور ہمارے مسلمانوں نے خون بہایا ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ عالمی دباؤ کی وجہ سے ہماری وہ تنظیمیں جو کشمیر میں آزادی کے لئے جدوجہد کر رہی تھیں، آج مرکزی حکومت نے ان تنظیموں کو بھی ختم کر دیا ہے۔ جناب والا! اس عالمی دباؤ کے تحت انہوں نے جو کچھ افغانستان میں مسلمانوں کے ہاتھوں

مسلمانوں کو قتل کر کے، اپنے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ Tendency، یہ Trend، یہ پالیسی اگر رہی تو پاکستان اس سے پہلے بھی دنیائے عالم میں بالکل Isolate ہو کر رہ گیا ہے اور مزید اگر ہماری یہ پالیسیاں رہیں، ہم چار جنگیں ہندوستان کے ساتھ اس اصولی موقف کے لئے لڑ چکے ہیں، آج اگر آپ کی عسکری قیادت کشمیر کا مسئلہ حل کرنا چاہے تو کشمیر کا مسئلہ باعزت طریقے سے بھی حل ہو سکتا ہے۔ کوئی بھی یہ نہیں کہے گا کہ آپ کشمیر پہ لڑائی کریں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ Negotiations اور Across the table بیٹھ کر آپ اس کے فیصلے کریں لیکن آپ اپنے اصولوں کے دائرے میں رہ کر وہ فیصلے کریں۔ پچپن سال تک اگر ہم ان قراردادوں کے حق میں بات کرتے رہے ہیں اور کشمیریوں کے لئے حق خودارادیت کے دعوے کرتے رہے ہیں تو آج کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے اسی اصولی موقف سے دستبردار ہو کر اپنے لئے نئے راستے کھول رہے ہیں؟ جناب والا! اس بیان سے ہمیں، حقیقت یہ ہے کہ بڑا افسوس ہوا ہے لیکن آپ ساتھ ساتھ ہمارے پرائم منسٹر صاحب کے بھی بیان دیکھیں کہ وہ خود کہتے ہیں کہ جی سلامتی کونسل کی قراردادیں ہی مسئلہ کشمیر کا حل ہیں، تو ایک طرف صدر پاکستان کی یہ Statement اور دوسری طرف وزیراعظم پاکستان کی یہ Statement، تو اس سے آپ خود اندازہ لگائیں کہ ہم کس سمت اور کس رخ پہ جا رہے ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی۔ بشیر احمد بلور صاحب! ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

<u>جناب بشیر احمد بلور:</u> میں آپ کا مشکور ہوں سپیکر صاحب۔ انور کمال خان ډیرے ښے خبرې اوکړے جی خو زما ریکویسټ دا دے چې مونږه د صدر پرویز مشرف د بیان حمایت نه کوؤ خو مونږ دا وایو چې دا مسئله خبرو اترو باندې حل شی خو دا یو یادګیرنه ورکومه چې دوئ د دا سوچ اوکړی چې د کارګل کوم وخت واقعه شوې وه، د هغې په سر خو نواز شریف صاحب کورته لاړو او هغه یعنی نواز شریف صاحب هم دا غوښته چې په خبرو اترو باندې دا مسئله حل شی او هغه صدر صاحب اوس چې هغوې وائی چې "کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے" نو هندوستان وائی چې "کشمیر اٹوٹ انگ ہے" نو دا فیصله خو نه شی کیدے کنه نو د لچک مظاهره به کیږی نو هله به Across the table دا فیصله کیږی او چې مونږ دا اوایو چې دا په قراردادونو اوشی نو بیا نواز شریف ولے هغوې سره دلته

مذاکرات کولو او دا ئے وائیل چې مونږ په Table باندې خبره کوو نو دا دنیاوی مسئلے ، انټرنیشنل مسئلے چې دی، دا نن دنیا چې دا اکنامک وار Economic war ته ځی، نن دنیا د Conventional wars او د جنګونو حامل نه ده چې هغې کښې جنګونه اوشی نو زمونږ خو دا ایمان دے زمونږ دا پالیسی ده نن نه، پنځوس کالونه چې مونږ وایو په خبرو اترو باندې مسئله حل شی او بیا دا شمله معاهده چې ده، دا Endorse کړې ده نیشنل اسمبلئ، زمونږ پالیمنټ Endorse کړې ده۔ شمله معاهده دا ده چې Across the table خبرې اوکړی او یا قراردادنو ذکر په هغه کښې هم نیشته نو زمونږ دا مقصد دې چې مونږ که په قراردادنو باندې Insist اوکړو او هغوې په اټوټ انګ باندې Insist کوی نو بیا خو دا فیصلے نه کیږی نو زما دا خیال چې فارن پالیسی ده چې مرکز کښې Discuss شی۔ نو زمونږ دا موقف دے چې دا په خبرو اترو حل شی نو ښه خبره ده۔

<u>Mr. Speaker</u>: Next Questions Hour-----

<u>جناب جمشید خان</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب جمشید خان</u>: د یو اقلیتی ممبر والد صاحب حق رسیدلے دے ، مړ دے ، د هغې تاسو څنګه مناسب ګنړئ چې هغوې سره تعزیت اوشی او په څه طریقه سره ئے کوئ-----

<u>جناب سپیکر</u>: قاری محمود صاحب! اقلیتی ممبر----

<u>جناب جمشید خان</u>: تعزیت څه طریقه باندې تاسو چې څه مناسب ګنړئ چې هغه طریقه باندې ورسره تعزیت اوکړے شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس تاسو اوکړئ دعا۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

قاری محمود (وزیر زراعت): بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ دا جی زمونږ یو معزز ممبر اسمبلی دے او د هغوی په غم کښې مونږه برابر شریک یو او دے تعزیت کښې مونږه بالکل شریک یو۔

Mr. Speaker: Questions Hour-----

(Interruption)

پشاور شہر میں آتشزدگی کا واقعہ

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر صاحب! پشاور شہر کے وسط میں شدید آتشزدگی کا جو ایک المناک واقعہ پیش آیا ہے، اس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ یہ ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہے اور اس کی بنیادی وجہ فائر بریگیڈ کا ناقص سامان اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں ہیں جو وہاں پینتالیس منٹ تاخیر سے پہنچیں، ایک تو یہ وجہ ہے۔ اور دوسری فائر بریگیڈ کے محکمے کے پاس جو گاڑیاں ہیں، وہ تیس سال پرانی گاڑیاں ہیں اور ان کے پائپ میں جگہ جگہ سے سوراخ ہوئے ہیں۔ تو میری آپ کے توسط سے محکمہ لوکل باڈیز سے استدعا ہے کہ وہ اس کی طرف توجہ دیں اور اس بات پر غور کریں کیونکہ یہ انسانی جان ومال کا مسئلہ ہے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! ہماری معزز خاتون ممبر صاحبہ نے اس طرف توجہ مبذول کروائی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایک خاتون اور کھڑی ہیں، وہ بھی کچھ کہنا چاہتی ہیں۔ بشیر بلور صاحب نے آپ کو دیکھ کر Chair کو مخاطب نہیں کیا اور انہوں نے خود فیصلہ کیا کہ لیڈر آف اپوزیشن کھڑے ہو گئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: انہوں نے مہربانی کی ہے سر۔ تو میں ذرا، اب انہوں نے مہربانی کی ہے تو آپ بھی کر دیں۔ اب میں خاتون ممبر صاحبہ سے درخواست کروں گا کہ آپ ویسے بھی مہربانیاں کرتے ہیں۔

جناب انور کمال خان: میرے خیال میں جناب والا! آپ بھی اپنے اصولی موقف سے دستبردار ہو رہے ہیں، لیڈیز فرسٹ، کا آپ نے کہا تھا تو کم از کم ان کو پھر موقع دیں، اگر وہ کوئی بات کرنا چاہتی ہیں۔ (تالیاں)

قائد حزب اختلاف: اچھا سر! میں جناب انور کمال صاحب کا مشکور ہوں کہ کبھی تو انہوں نے ایک اچھی بات کی ہے تو میں یہ بات مان لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، سلمی بابر صاحبہ۔
محترمہ سلمی بابر: شکریہ آپ کا۔ محترم سپیکر صاحب جیسا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اسی موضوع پر ہے؟
محترمہ سلمی بابر: معزز اراکین صاحبان نے کشمیر کے بارے میں جو کچھ مؤقف اختیار کیا ہے۔
جناب سپیکر: وہ بات تو مطلب ہے، وہ تو۔۔۔۔۔۔
محترمہ سلمی بابر: میں ان کی حمایت کرتی ہوں کیونکہ یہ ہم تمام مسلمانوں کا متحدہ ایک مسئلہ ہے جس کے لئے ان لوگوں نے قربانیاں دی ہیں تو مسئلہ کشمیر سلامتی کونسل کی قرار دادوں کے مطابق حل ہونا چاہئے ۔اس کے لئے میں خود بھی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب شہزادہ گستاسپ خان صاحب۔
قائد حزب اختلاف: سر! انہوں نے یہ توجہ ہاؤس کی دلوائی ہے آپ کی وساطت سے۔ سر، یہ جو فائر بریگیڈ کا نظام ہے، پشاور جو کہ مرکزی شہر ہے، ہمارا پراونشل کیپیٹل ہے، اسی میں اگر ان چیزوں کا فقدان ہے تو ہم باہر سے کیا توقع رکھیں گے؟ اسی طرح سے سر، پچھلے مہینے مانسہرہ ڈسٹرکٹ میں بٹل کے مقام پہ اور خاکی کے مقام پر، اسی طرح آگ لگی، لوگوں کا ڈھیروں نقصان ہوا، پشاور میں ہوا، مختلف اضلاع میں ہوتا ہے، یہ بندوبست نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس طرف پہلے کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی لیکن سر، یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے جس کی طرف توجہ دینی چاہئے، جس کا نوٹس لینا چاہئے کیونکہ لوگ بیروزگار ہو جاتے ہیں، تباہ ہو جاتے ہیں، پھر سے انہیں کاروبار سیٹ کرنے میں عمریں بیت جاتی ہیں تو میں آپ کی وساطت سے حکومت سے درخواست کروں گا کہ اس کی طرف بھرپور توجہ دیں سر۔
جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔
جناب بشیر احمد بلور: زه به هم يو دوه خبرې اوکړم۔نو بيا سراج الحق د جواب ورکړی۔ که اجازت وی؟
جناب سپیکر: بالکل۔

جناب بشیر احمد بلور: بنه ما خو دا عرض کولو چې څنګه شهزاده صاحب او زمونږ خور خبره اوکړله، اصل خبره دا ده چې دا پیښنور ښار کښې پرون چې کوم واقعه شوې ده، سپیکر صاحب،دا Due to electricity fault شوې وه۔ زما به دا خواست وی د حکومت نه او تاسو نه چې مهربانی اوکړی، Personally د پیسکو چیئرمین سره په ټیلی فون باندې خبرې اوکړئی او ورته او وائی چې دا زیاتے شوې دے او واپډا یا زمونږ صوبائی حکومت ته توجه، زه تاسو ته دا حلفیه وائیم جی چې ډیر غریب خلق دی پکښې،چې د چا دوکانونه او دا یو خو پکښې اخبار کښې راغلے دی چې د شاه رخ د تره کور او سوزیدو نو شاه رخ خان خو به ډیر لوئے سړے وی او ډیر مالداره سړے به وی خو دا تره ئے ډیر غریب عاجز سړے دے او د هغه ځامن ډیر غریبانان دی۔زه به حکومت ته دا خواست اوکړم چې هغوئی ته څه مهربانی اوکړی چې څه پکښې امداد اوشی او څه فنانشل امداد اوشی۔زه به ډیر زیات مشکور یم جی۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! ضلع پشاور لوکل گورنمنټ د لسو فائر بریګیډ د پاره یو کیس مونږ ته را لیږلے دے ، نو زمونږه دا کوشش دے چې که لس نه وی نو کم از کم چې دومره ورته خواه مخواه ورکړو چې پیښنور چونکه ډیر لوئے ښار دے په هغه کښې چې داسې واقعات بند شی او تر څو چې شهزاده گستاسپ صاحب ،لیډر آف دی اپوزیشن د مانسهرے په باره کښې خبره اوکړه نو حقیقت دا دے چې مونږه کوم ځائے ته هم ځو هر ټاؤن ناظم د فائر بریګیډ د پاره یو درخواست ورکړے وی۔ټوله صوبه کښې د دې ضرورت دے۔زه اصولی طور دوئ د دې تجویز سره اتفاق کومه او باور لرم چې په را روان خپل پروګرام کښې به مونږه فائر بریګیډ اهمو مقاماتو ته شامل کړو۔محترم حاجی صاحب چې د یو کور د سوزولو واقعه بیان کړه، نو اول ځل دوئ بیان کړو که ورستو بیا چرته تفصیلات هم دوئ مهربانی اوکړی، انشاء اللّٰه مونږه به پرے ضرور همدردانه غور اوکړو۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: سوال نمبر 286 منجانب جناب عبدالاکبر خان صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

*286_ جناب عبدالاکبر خان۔ کیا وزیر زکواۃ و عشر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان کی یونین کونسلوں رستم، بازار، مچھی، چار گلی، پلو ڈھیری، جمال گڑھی، اور ساول ڈھیر میں زکواۃ کمیٹیاں قائم ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمیٹیوں سے زکواۃ کی تقسیم ہوئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ کمیٹیوں کی تعداد اور ہر کمیٹی سے گزشتہ تین سالوں میں جتنی زکواۃ تقسیم ہوئی ہے کی تفصیل بتائی جائے؛

(ii) مذکورہ ہر کمیٹی سے مختلف مدوں میں کن کن مستحق افراد کو زکواۃ ادا کی گئی ہے۔ ان کی تفصیل بتائی جائے؟

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مذکورہ یونین کونسلوں میں جو زکواۃ کمیٹیاں قائم ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

قمر گئی رستم نمبر 5 (2) قمر گئی رستم نمبر 2 (3) رستم نمبر 3 (4) چینہ رستم نمبر (5) بازار رستم (6) سرخ ڈھیری رستم (7) مچھی نمبر 1 (8) مچھی نمبر 2 (9) چار گلی (10) خیر آباد (11) جمال گڑھی نمبر 1 (12) جمال گڑھی نمبر 2 (13) پلوڈھیری نمبر 1 (14) پلو ڈھیری نمبر 2 (15) ساول ڈھیر نمبر 1 (16) ساولڈھیر نمبر 2۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج)۔ (i) مذکورہ کمیٹیوں کی تعداد سولہ ہے جن کے نام اوپر بیان کئے جاچکے ہیں ان زکواۃ کمیٹیوں میں گزشتہ تین سالوں میں جتنی زکواۃ تقسیم ہوئی ہے، ان کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں برائے ملاحظہ موجود ہے۔

(ii) ان کمیٹیوں میں جن افراد کو گزارہ الاؤنس عمومی آبادکاری جہیز، اور مستقل آبادکاری سکیموں کے تحت امداد فراہم کی گئی، وسائل کی کمی کی وجہ سے ان فہرستوں کی مطلوبہ تعداد میں نقول تیار کرنا ممکن نہیں تاہم

ان فہرستوں کی نقول جناب عبدالاکبر خان معزز رکن صوبائی اسمبلی اور جناب سپیکر صاحب کو فراہم کر دی گئی ہیں۔ اگر کسی اور معزز رکن کو ان فہرستوں کی نقول کی ضرورت ہو تو انہیں بعد میں حسب خواہش فراہم کر دی جائیں گی۔

جناب عبدالاکبر خان: آج تو میرے خیال میں زکواۃ کے منسٹر صاحب نہیں ہیں تو۔

جناب سپیکر: تو کیا Defer کر دیں اس کو۔

جناب عبدالاکبر خان: بس ٹھیک ہے۔

Shahzada Muhammad Gustasip Khan : Sir! This is the collective responsibility of the Cabinet.

اگر وہ ایک منسٹر صاحب نہیں ہیں تو باقی منسٹر ز صاحبان تو بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Mover متعلقہ منسٹر صاحب کے جواب سے ہی مطمئن ہوں گے۔

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: The mover cannot take it back, because it's the property of the House.

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں نے تو Back نہیں لیا ہے۔

جناب سپیکر: Back نہیں لیا ہے۔ Defer کیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں نے تو یہ نہیں کہا کہ میں واپس لیتا ہوں لیکن منسٹر ہوں تو چین سے بات کریں گے۔ اس لیے میں کہتا ہوں۔

ایک آواز: سر! یہ حوالے کیا ہے۔

جناب سپیکر: بس جب حوالے کیا ہے تو پھر مطلب ہے، جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ابھی آپ نے رولنگ دی ہے۔ Already آپ نے رولنگ دے دی ہے کہ اسے Defer کرتے ہیں، آپ کی طرف سے رولنگ آگئی ہے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ میں اگر Constitutionally دیکھوں اور Collective responsibility کا سہارا لے ہوں تو پھر تو۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! Collective responsibility کا یہ مطلب نہیں ہوتا وہ تو Policy matters پر ہوتا ہے اور یہ تو Policy matter نہیں ہے یہ تو ڈیپارٹمنٹ کے متعلق میرا کوئسچن ہے اور جب تک Concerned Minister نہ ہو تو مجھے Detail سے جواب کون دے گا۔

جناب سپیکر: یہ تو اس کو Assign کیا ہے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جب Chair کی رولنگ آگئی ہے تو پھر تو بات ختم ہو گئی۔

جناب سپیکر: یہ تو بعد میں پتہ چلا ہے کہ۔

جناب سپیکر: اگر آپ اپنی رولنگ واپس لیتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، مطلب یہ ہے کہ معزز منسٹر کو کہنا چاہیے تھا کہ یہ مجھے Assign کیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کہنا چاہیے تھا لیکن انہوں نے بعد میں کہا تو مطلب ہے کہ۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اس طرح تو جی یہ ان کا کام تھا کہ وہ کہہ دیتے کہ منسٹر صاحب نہیں ہیں، چاہیے تو یہ تھا کہ جس منسٹر کو یہ Assign کیا گیا تھا تو وہ کہہ دیتے کہ مجھے Assign کیا گیا تھا، تو وہ کہہ دیتے کہ مجھے Assign کیا گیا ہے۔ اب جب Chair سے رولنگ آگئی ہے تو It should be deferred

جناب عنایت اللہ خان (وزیر صحت): جناب سپیکر صاحب! انہوں نے بہت آہستہ سے کہا کہ Defer، بہت آہستہ سے کہا۔ میں سمجھا کہ وہ مطمئن ہو گئے ہیں۔ کیونکہ منسٹر صاحب بھی بتا رہے تھے کہ عبدالاکبر صاحب بھی مطمئن ہوں گے۔ ان کا کوئی مسئلہ نہیں رہا۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب! آپ سوال کریں جب فریش انفارمیشن آگئی ہے کہ مجھے Assign کیا گیا ہے تو مطلب ہے کہ پھر ایسا موقع نہیں آئے گا۔ آپ کے سوالات کے جوابات آئے ہیں تو میرے خیال میں آپ۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! جب منسٹر نہ ہوں تو میں مطمئن نہیں ہوں اس لیے میں اس پر سپلیمنٹری نہیں کرنا چاہتا۔ ٹھیک آپ کہتے ہیں تو بس میں خاموش ہو جاؤں گا۔

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ آپ مطمئن ہیں۔ سوال نمبر 688 منجانب قاری محمد عبداللہ صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔ (Absent) سوال نمبر 741 منجانب شوکت حبیب، رکن صوبائی اسمبلی (Absent) سوال نمبر 744 منجانب محترمہ صابرہ شاکرہ صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی۔

*744_ محترمہ صابرہ شاکرہ: کیا وزیر زکوۃ و عشر، بہبود آبادی و وومن ڈیویلپمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات میں ووکیشنل سنٹرز قائم ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سنٹر مدین میں بھی قائم ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹر کے سٹاف کی تنخواہ اور بلڈنگ کا کرایہ بھی دیا جاتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:۔

(i) مذکورہ ضلع میں کل کتنے سنٹرز قائم ہیں۔

(ii) مدین سنٹرز کی تمام تفصیلات بمعہ سٹاف اور پتہ فراہم کی جائے؟۔

وزیر زکوۃ و عشر: (الف) درست ہے۔

(ب) مدین میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر نگرانی کوئی بھی سنٹر قائم نہیں ہے۔

(ج) چونکہ مدین میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر نگرانی کوئی بھی سنٹر قائم نہیں ہوا۔ لہذا تمام سٹاف کی تنخواہ اور بلڈنگ کا کرایہ ادا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(د) ۔(i) محکمہ سماجی بہبود کے زیر نگرانی مدین میں کوئی سنٹر قائم نہیں۔ تاہم مدین میں کمیونٹی ڈیویلپمنٹ سوسائٹی مدین سوات اور ایک سنٹر کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کونسل سوات کے تعاون سے قائم ہے۔ مذکورہ بالا دونوں NGOs محکمہ سماجی بہبود کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ ان مراکز کے تمام عملہ کی تنخواہ اور بلڈنگ کا کرایہ بھی NGOs خود برداشت کرتی ہیں۔ ضلعی حکومت سوات میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر نگرانی درجہ ذیل چھ عدد سنٹرز قائم ہیں۔ 1۔ دستکاری مرکز کبل۔ 2 دستکاری مرکز گوگدرہ۔ 3۔ دستکاری مرکز ڈاکوڑک۔ 4۔ دستکاری مرکز خوازہ خیلہ۔ 5۔ دستکاری مرکز سیدو شریف۔ 6۔ دستکاری مرکز کارکی۔ جبکہ مندرجہ ذیل 11 دستکاری مراکز مختلف NGOs کی زیر نگرانی قائم کئے گئے ہیں۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گی)

(ii) چونکہ مدین میں سماجی بہبود کی زیر نگرانی کوئی بھی مرکز قائم نہیں ہے اور علاقہ میں موجود مراکز NGOs کے زیر نگرانی قائم کئے گئے ہیں جن کا اوپر د (i) میں ذکر آچکا ہے۔ بہر حال محکمہ سماجی بہبود کے زیر نگرانی قائم شدہ متذکرہ بالا ہر ایک مرکز میں مندرجہ ذیل عملہ تعینات ہے۔

1۔	این سی آئی	ایک۔	2۔	نائب قاصد	ایک
3۔	چوکیدار	ایک			

محترمہ صابرہ شاکر: سر! مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں اس کو سپلیمنٹری کوئسچن کہوں یا Explanatory question کہوں۔ کیونکہ مجھے زیادہ افسوس کا اظہار ہو رہا ہے کہ انہوں نے صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ مدین میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر نگرانی کوئی سنٹر قائم ہی نہیں ہے۔ حالانکہ وہاں پر بورڈ بھی لگا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں بلڈنگ کا کرایہ بھی دیا جارہا ہے۔ ہاں البتہ سامان کچھ نہیں ہے اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جب بورڈ لگا ہوا ہے تو پھر یہ لوگ صاف انکار کیسے کر رہے ہیں کہ مدین میں سماجی بہبود کا کوئی سنٹر ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

محترمہ فوزیہ فرح: سر! سپلیمنٹری کوئسچن

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ فوزیہ فرح: سر! عام طور پر جو ووکیشنل سنٹرز ہوتے ہیں وہ پرائیویٹ بلڈنگز میں ہوتے ہیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ تو میرا حکومت سے یہ سوال ہے کہ کیا ان کا ارادہ ہے کہ ایسے ووکیشنل سنٹرز جو سوشل ویلیفئر ڈیپارٹمنٹ کے تحت ہوتے ہیں۔ ان کے لیے سرکاری پلاٹ خریدے جائیں کیونکہ اس طرح منتقلی سے سٹوڈنٹس کی تعداد میں بھی کمی آتی ہے۔ میرا خود کبل سے تعلق ہے اور مجھے خود پتہ ہے کہ ایک سنٹر وہاں پہ ہے۔ جو کہ پانچ جگہ منتقل ہو چکا ہے جس سے سٹوڈنٹس بھی Suffer کرتے ہیں۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر صحت: سر! انہوں نے جو سوال کیا ہے کہ کیا دوسرے ووکیشنل سنٹرز ہیں، ان کے لیے بلڈ نگز یا زمین وغیرہ خریدنا چاہتی ہیں، میں سمجھ نہیں سکا۔

جناب سپیکر: سوال یہ تھا کہ وہ کہتی ہیں کہ وہاں پر سرے سے سنٹر Exist ہی نہیں کرتا جبکہ ۔۔۔

وزیر صحت: نہیں نہیں، یہ تو میں سمجھ گیا تھا۔ دوسرا سوال میں نہیں سمجھا۔

محترمہ فوزیہ فرح: جی سر۔ سوال یہ ہے کہ ان کے لیے کوئی سرکاری پلاٹس وغیرہ کیونکہ عام طور پر ان کو پرائیویٹ بلڈ نگز میں رکھا جاتا ہے۔

وزیر صحت: جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے جناب سپیکر صاحب، اس میں وضاحت کی گئی ہے کہ جو سنٹر وہاں قائم ہیں۔ شاید اس بورڈ پہ نام لکھا ہوگا "سماجی بہبود" لیکن محکمہ سماجی بہبود نہیں لکھا ہوگا۔ یہ محکمہ سماجی بہبود کا نہیں ہے۔ وہاں ایک Nongovernmental organization ہے اس کے سنٹرز ہیں اور وہ Nongovernmental organization حکومت محکمہ سماجی بہبود، سوشل ویلفیئر کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ لیکن سنٹر سماجی بہبود کا نہیں ہے، سوشل ویلفیئر کا نہیں ہے۔

محترمہ صابرہ شاکر: نہیں سر۔ میں آپ کو کہہ رہی ہوں کیونکہ وہ سماجی سنٹر ہے۔ اور میں خود ان کے NGO کی ممبر بھی ہوں لیکن جس سنٹر کی میں بات کر رہی ہوں سر، وہ سنٹر باقاعدہ محکمہ کا ہے۔ وہاں بورڈ لگا ہوا ہے اور مجھے باقاعدہ کل انفارمیشن ملی ہے کہ اس کا کرایہ ابھی تک وصول کیا جارہا ہے۔

وزیر صحت: دیکھیں جی، جو Nongovernmental organization ہیں، محکمہ سماجی بہبود ان کو پیسے بھی دیتی ہے جو رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اسی Context میں محکمہ سماجی بہبود اس کا کرایہ دے رہا ہو لیکن یہ نہیں ہے کہ یہ سنٹرز، جو محکمے نے اطلاعات فراہم کی ہیں میں تو اسی کی بنیاد پر بات کر رہا ہوں کہ جو انفارمیشن فراہم کی گئی ہے اگر ان کو اس انفارمیشن پر اعتماد نہیں ہے تو ہم مزید محکمے سے اس کی Confirmation کرلیں گے۔ مزید Confirmation کریں گے لیکن ہمیں جو انفارمیشن فراہم کی گئی ہے، اس کے مطابق یہ سنٹر محکمہ سماجی بہبود کا نہیں ہے۔ یہ ایک Nongovernmental organization کا ہے اور وہ Nongovernmental organization محکمہ سماجی بہبود کے ساتھ

رجسٹرڈ ہے اور جہاں تک میری دوسری بہن کے سوال کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت کے پاس وسائل ہوں تو یہ بہتر تجویز ہے اور اس پر غور ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، Next

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 243 تھا جو کہ ابھی آیا ہے لیکن وہ میرے خیال میں رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: 243

جناب اسرار اللہ خان: 743 ہے جی۔

جناب سپیکر: 743 بیچ میں رہ گیا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! میرے پاس پہنچا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ یہ ہے کہ وہ آخر میں آئے گا۔

جناب اسرار اللہ خان: آخر میں؟

جناب سپیکر: ہاں۔ یہ 743 ہے۔ اسرار اللہ خان صاحب! ان کا جواب لیٹ پہنچا ہے۔ سوال نمبر 746 منجانب جناب محمد ارشد خان صاحب۔ (Absent)۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: سپیکر صاحب! ایک بات ضروری عرض کرنی ہے۔ ایک بات ضروری عرض کرنی ہے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 752 جناب خلیل عباس خان صاحب ۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: مجھے ایک بات ضروری عرض کرنی ہے۔ مجھے اجازت دیجئیے۔

جناب سپیکر: مولانا مجاہد صاحب! اس کے بعد میں آپ کو اجازت دوں گا۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: میں بشیر بلور صاحب کو امن مشن سے واپسی پر مبارکباد دیتا ہوں۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور: میں ان کا مشکور ہوں اور انشاءاللہ یہ امن قائم ہو گا۔

جناب سپیکر: خلیل عباس صاحب۔

*552_جناب خلیل عباس خان: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف): آیا یہ درست ہے کہ اقوام متحدہ کے پروگراموں میں مختلف منصوبوں کی شکل میں زیادہ رقم کا وعدہ کیا گیا تھا;

(ب): آیا یہ بھی درست ہے کہ (ODCCP)نے امن وامان کے سیکٹر میں اس منصوبے کے لئے جس کا نام Measure to strengthen law enforcement efforts to combat Drug-trafficking organized crime and terrorism in Pakistan" ہے، 12ملین ڈالر کا وعدہ کیا تھا۔;

(ج): آیا یہ بھی درست ہے کہ (UNESCO)نے Culture of peace and tolerance سیکٹر میں 3.3ملین ڈالر کی رقم کی منصوبے جس کا نام "building a culture of peace" ہے۔کے لئے دینے کاوعدہ کیا تھا;

(د): آیا یہ بھی درست ہے کہ (UNESCO)نے Culture of peace and tolerance سیکٹر کے منصوبے جس کا نام "Culture Heritage and tourism" ہے، کے لئے 4.95ملین ڈالر دینے کاوعدہ کیا تھا;

(ہ): آیا یہ بھی درست ہے کہ UNDPنے Disaster Management سیکٹر کے منصوبے کے لئے جس کا نام "National Disaster Management Plan" ہے، 4.8ملین ڈالر کی رقم دینے کا وعدہ کیا تھا۔;

(و): آیا یہ بھی درست ہے کہ UNDPنے Disaster Management سیکٹر کے لئے منصوبے جس کا نام " Mass awareness programme for Water Resources conservation and Development" ہے، کے لئے 2ملین ڈالر دینے کاوعدہ کیا تھا;

(ز): اگر(الف)تا(و)کے جوابات اثبات میں ہوں۔تو

I۔اب تک مذکورہ تمام منصوبوں کی کیا حیثیت ہے اور ہر ایک منصوبے پر کتنا کام ہو چکا ہے;

II۔مذکورہ منصوبوں میں رقم کے لحاظ سے صوبہ سرحد کو کل کتنا حصہ ملا;

III۔ صوبہ سرحد کے کون سے علاقے یا اضلاع مذکورہ منصوبوں کے لئے مختص کئے گئے ہیں اور کن وجوہات کی بناء پر، ہر ایک جز کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سراج الحق (سینئیر وزیر): (الف): تفصیل معلوم نہیں ہے۔ صوبائی حکومت کو تاحال کوئی ہدایت موصول نہیں ہوئی ہیں۔ وفاقی وزارت کھیل و سیاحت اور EAD (اکنامک افئیر ڈویژن) سے بھی معلوم کیا گیا مگر اس ضمن میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئی۔

(ب): تفصیل معلوم نہیں۔ صوبائی حکومت کو تاحال کوئی ہدایت موصول نہیں ہوئی ہیں۔ وفاقی وزارت کھیل و سیاحت اور EAD (اکنامل آفئیر ڈویژن) سے بھی معلوم کیا گیا مگر اس ضمن میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔

(ج): جواباً عرض ہے کہ UNESCO بزعم خود ترقیاتی منصوبوں کی مالی امداد فراہم نہیں کرتی البتہ وہ اپنے مخصوص شعبوں میں تکنیکی مشاورت کے ذریعے تجزیاتی رپورٹوں کے ذریعے مخصوص شعبوں کی نشاندہی فراہم کر کے عالمی مالیاتی اداروں کو مالی امداد کی فراہمی کے لئے سفارش مہیا کرتی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مذکورہ منصوبہ و شعبہ براہ راست صوبائی حکومت کے زیر نظر یا زیر اثر نہیں رہا، لہذا امکان ہے کہ مذکورہ منصوبہ کے لئے کوئی جامع مشاورتی رپورٹ تیار کی گئی ہو لیکن صوبائی حکومت یا محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات سے باقاعدہ اس کے بارے میں تفصیلی مشاورت یا رائے نہیں لی گئی۔

(د): جواباً عرض ہے کہ UNESCO نے حال ہی میں گزشتہ مہینوں میں ایک جامع تجزیاتی رپورٹ اپنے Consultants کے ذریعے تیار کی ہے۔ جس کا عنوان "Cultural Heritage and Tourism" ہے اور اس میں لاہور اور پشاور کی بابت خصوصی منصوبوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مذکورہ مراحل میں صوبائی حکومت کے محکمہ آثار قدیمہ کے ماہرین سے بھی مشاورت کی حد تک مدد حاصل کی گئی ہے اور خصوصاً گندھارا تہذیب اور پشاور کے تاریخی اثاث کی تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ مذکورہ رپورٹ محکمہ آثار قدیمہ میں تجزیہ کے لئے موجود ہے۔ تاہم UNESCO نے عندیہ دیا ہے کہ وہ مذکورہ رپورٹ اور اس میں دیئے گئے منصوبوں کی تفصیل عالمی مالیاتی اداروں کے سامنے اس کی افادیت کی روشنی میں مالی و

تکنیکی امداد کے لئے رکھے گی۔ مزید برآں رپورٹ کی تیاری پر UNESCO کے انفرادی اخراجات اور Consultant سے صوبائی حکومت کا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔

(ہ): i۔ یہ منصوبہ وفاقی حکومت کے زیر غور ہے اور اس سلسلے میں خلاصہ منظوری کے لئے وفاقی کابینہ کو بھیج دیا گیا ہے۔

ii۔ اس منصوبے میں رقم کے تعین کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

iii۔ یہ منصوبہ پورے ملک پر محیط ہوگا۔ اور اس منصوبے کی کل لاگت 15.5 ملین امریکی ڈالر ہوگی۔ UNDP اس منصوبے کو 2.5 ملین امریکی ڈالر دینے پر راضی ہے جبکہ باقی ماندہ رقم دوسرے دلچسپی رکھنے والے بیرونی (Donors) کے ذریعے مہیا کی جائے گی۔

(و): جی ہاں اس منصوبے کو UNDP بذریعہ Pakistan Council for Research and Water Resources شروع کرے گی۔ صوبائی حکومت کو اس بارے میں ابھی تک سرکاری طور پر تفصیل فراہم نہیں کی گئی ہے۔ UNDP سے معلوم ہوا ہے کہ اس منصوبے کی کل لاگت 4 ملین ڈالر ہے جس میں UNDP 2.5 ملین ڈالر فراہم کرے گی۔

(ز): چونکہ مذکورہ بالا جزئیات کے جواب اثبات میں نہیں ہیں۔ لہذا فی الوقت مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کی جاسکتی ہیں۔ تاہم اگر معزز رکن صوبائی اسمبلی مزید تفصیلات فراہم کریں تو مطلوبہ معلومات حاصل کر کے آئندہ اجلاسوں میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

جناب خلیل عباس خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! کہ تاسو دے سوال ته لږ په غور سره اوګورئ۔

جناب سپیکر: جی۔ خلیل عباس خان صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! کہ تاسو د دې سوال شق"ب" ته اوګورئ جی، "آیا یہ بھی درست ہے ODCCP نے امن وامان کے سیکٹر میں اس منصوبے کے لئے جس کا نام Measure to strengthen law enforcement efforts to combat drug forfeiting organized crime and terrorism in Pakistan- کے لئے بارہ ملین ڈالر کا وعدہ کیا تھا"۔ دا سوال دے جی او د دې جواب راکوی چې "تفصیل معلوم نہیں۔ صوبائی

حکومت کوتاحال کوئی ہدایت موصول نہیں ہوئی۔ وفاقی وزارت کھیل وسیاحت اور اکنامک آفئیرز ڈویژن سے معلوم کیا گیا ہے کہ اس ضمن میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔" سوال خو جی که تاسو اوګورئی د یو نوعیت دے او دوئ تپوس کوئی د وزارت کهیل وسیاحت نه جی نو د دې جواب به څه راځی؟ دا خو ډیره د افسوس خبره ده جی۔ دغه شانتے چې کوم یو هم ما تپوس کړے دے، هغه کښې "کچھ معلوم نہیں"۔سپیکر صاحب، دا داسې یو پیسے چې مونږ څه هم په مفته کښې ملاؤ شوې دی خو افسوس دا دے او دا ټول دا ما چې کوم دا څلور پینځه څیزونه جی بیان کړے دی۔ Culture of peace and tolerance, building a culture of peace, Culture دا جی، heritage and tourism دا دے د پینځه شپږو مدونو کښې باقاعده یونیسکو، UNDPپیسے ورکړے دی جی۔ داد Donors committed money ده جی۔ د دې د شروع کیدو ټائم هم تیر شوې دے جی۔ د اکثرو Completion 2004جون او 2005جون دے او که د دې تفصیل صحیح طریقے سره ماته ملاؤ شوې وے دا به تاسو ته پته لګیدلے وه چې دا کوم Donors committed moneyپرته ده او د دې Utilizationتر اوسه پورے، نه چا د دې پی سی ون تیار کړے، نه پکښې څه نور څه کارروائی شوې ده جی۔

جناب امیر زادہ: سپیکر صاحب!زما هم پکښې دوه ضمنی سوالونه دی۔

جناب سپیکر: جی،امیر زادہ خان صاحب۔

جناب امیر زادہ: یو خوخلیل عباس صاحب د مونږ ته دا Sourceاوښائی ځکه چې دے څومره سوالونه کوی نو زمونږه محکمے ته د هغې علم نه وی او دویمه دا چې دا کلچر۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب خلیل عباس خان: Sourceد اوښائی، د څه څیز Sourceجی؟

جناب امیر زادہ: دا انفارمیشن تاسو کوم ځائے نه Collectکوئی او په دے څومره سوالونه دوئ کړے دی تر اوسه پورے زمونږ محکمے ته د هغې معلومات ورکړی۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

جناب امیر زادہ: بنه جی زما دویم سوال دے۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری که کوے نو سپلیمنټری اوکړه۔

جناب امیر زادہ: دویم ضمنی سوال دے جی۔په دے کښې دے زه اتفاقاً یو کلچرل سیمینار وو tourism and cultural heritage باندې، په هغې کښې زمونږ د صوبے د وزارت ثقافت یا د ټورازم هیڅ نمائندګی نه وه او هلته معلومه ده چې د صوبه سرحد Image داسې بنائی چې Foreigners یا Donors یا دهغوې په ذهن کښې یو غلط تصویر جوړیږی، هم دغه سلسله کښې لږ وضاحت د اوکړی شی۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! د دېتاسو شق نمبر(و)اوګورئی جی۔Disaster management دا سیکټر دے جی او بیا هغې کښې -Sub sector دے Mass awareness programmed for water resources conservation and development."

جی، دا هم د UNDP پراجیکټ دے جی۔ جواب کښې وائی(و) "جی ہاں اس منصوبے کو UNDP بذریعہ Pakistan council for research and water resources شروع کرے گی۔ صوبائی حکومت کو اس بارے میں ابھی تک سرکاری طور پر تفصیل فراہم نہیں کی گئی۔ UNDP سے معلوم ہوا ہے کہ اس منصوبے کی کل لاگت چار ملین ڈالر ہے جس میں UNDP, 2.5 ملین ڈالر فراہم کرے گی۔" سپیکر صاحب،دا نه loan دے ، نه دا نور څه دی، دا یو ګرانټ دے ، د مفتو پیسے دی جی او دا مونږه استعمالولے نه شو او زمونږ صوبه کښې جی څومره ځایونه دی چې چرته کښې د اوبو شدید قلت دے ، چرته کښې زمونږ د پاره د څښلو اوبه نشته۔ دا مونږه ته چې کوم خیرات ملاویږی او دا بالکل خیرات دے جی۔ او چې مونږه دا خیرات هم نه شو استعمالولے نو دا خو ډیره لویه کمزوری ده۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! زیادتی ہوگی اگر میں خلیل عباس صاحب کو ان کے کوئسچن پر داد نہ دوں اور آپ کو یاد ہوگا آج سے ساڑھے تین چار مہینے قبل بھی انہوں نے اسی طرح کا ایک سوال کیا تھا اور یہ معلومات اور معاملات میں دلچسپی ہے۔ میں اس کی تائید کرتا ہوں اور داد دیتا ہوں۔ جہاں تک مذکورہ رقم کا مسئلہ ہے تو آپ کو معلوم ہے کہ باہر کے جو Donors ہوتے ہیں، ان کے معاہدات مرکز سے ہوتے ہیں اور صوبائی حکومت کے ساتھ یا علاقائی حکومت ان کے ساتھ کوئی Direct deal نہیں کرتی اور جب مرکزی حکومت کوئی معاہدہ کر لیتی ہے تو اس کے بعد صوبے کے ساتھ رابطہ رکھا جاتا ہے۔ اگر صوبہ Agree ہو تو اس پر کام شروع ہو جاتا ہے۔ ہمارا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ جہاں سے کوئی پیسہ ملتا ہے تو ہم Agree کرتے ہیں حالانکہ اس پر ایسا کوئی بڑا سود وغیرہ نہ ہو جو ہماری برداشت سے باہر ہو اور ویسے بھی ہم اس کی حوصلہ شکنی بھی کرتے ہیں اور زیادہ توجہ اس چیز پر ہے کہ جس کو انہوں نے خیرات یا گرانٹ کہا، وہ جہاں سے بھی مل جاتا ہے ہماری کوشش یہی ہوتی ہے۔ لیکن 'Economic affairs' پاکستان کا مرکزی ادارہ ہے اور صوبوں کے جتنے معاملات معاشیات اور اقتصادیات کے حوالے سے، یا حساب کتاب کے حوالے سے ہوتے ہیں، وہ ان کے علم میں ہوتے ہیں۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے ان کے ساتھ رابطہ کیا، اور یہ جو چیز ان کے علم میں لائے ہیں، یہ نہیں تھا کہ اس میں صوبہ سرحد کو، باقی جو پراجیکٹس ہیں وہ ان کی کتابوں اور فائیلز میں موجود ہیں۔ سیاحت اور پشاور کے حوالے سے بھی ہیں۔ لیکن اس پر انہوں نے ابھی تک عملی کارروائی شروع نہیں کی ہے۔ ایک خاکہ سا بنا ہوا ہے بہر حال انہوں نے ایک بار پھر توجہ دلائی اور ہم مزید اس پر کام کریں گے اور اس میں صوبے کا فائدہ ہے جہاں سے بھی مل جائے تو اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب خلیل عباس خان: جناب سپیکر صاحب! زما دا گزارش دے جی چې سراج الحق بالکل بجا اووائیل چې دا د وفاقی حکومت مسئله ده خو ما چې د کومو کومو Projects identification کړے دے نو په دیکښې باقاعده د صوبه سرحد Allocation شامل دی۔ زما سره ئے تفصیل موجود دے، زه به سراج الحق صاحب ته هغه ورکړمه جی۔ په دغه کښې د صوبه سرحد بیل بیل Allocation موجود دے۔ دا چې کوم سیکټرز دی۔ " Measures to strengthen law" Enforcement انو دا سیکټر د ټول پاکستان د پاره دے، په دے کښې effort to combat Drug Traffic دا سب سیکټر دے او په دے سب سیکټر کښې

صوبه سرحد ته باقاعده خپلے پیسے مختص شوي دي او بل جي په دے جوابونو کښې اوګورئی ،خبره د Enforcement of Drug Traffic ده او جواب دوئ د وزارت کهیل و ثقافت نه، نو هغوي به څه جواب ورکړي؟ په دیکښې دغه شان چې څنګه Disaster Managementته دغے کښې صوبه سرحد ته هغوي په خیال جواب کښې هم وائی Disaster Management "Mass awareness programme for water resources conservation Developmentپه دے کښې جي ډیپارټمنټ دا وائي چې 2.5ملینUNDP مختص کړي دي او بل زما دے ورور په جواب کښې چې دا انفارمیشن زه د چرته نه را اوړمه. نو چونکه زما حلقه بارانی ده، زما په حلقه کښې د اوبو ډیر تکلیف دے جي نو زه هر ځائے ځمه او زه کوشش کومه چې د چرته نه زه څه پیسے رااوړمه او د چرته نه زه څه سکیم دغه کولے شمه چې په خپلے حلقه کښې زه کار اوکړمه. دا د UNDPاو د UNHCRاو د UNESCOنه ما دا انفارمیشن اغستې دي جي.

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر: جناب سپیکر! میں پھر بھی یہی عرض کرونگا کہ مرکز میں بہت بڑے منصوبے ہیں جن میں بلوچستان کے لئے بھی رقم مختص کی گئی ہے،اس صوبے کے لئے بھی رقم مختص کی گئی ہے اور ہمارا جو فنانس کا شعبہ ہے،اس کا ان کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے، وہ مانگتے بھی ہیں اور Letters بھی بھیجتے ہیں۔ لیکن اصل چیز تو وہی ہے جو ہماری جیب میں آجائے یا ہمارے صوبے کے حوالے کی جائے۔

جناب خلیل عباس خان: آپ Provincial Facilitatorکے ساتھ یہ مسئلہ Take upکریں،آپ کو تمام جواب مل جائیگا۔

جناب سپیکر: Nextسوال نمبر 553 منجانب خلیل عباس خان صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

*553_ جناب خلیل عباس خان: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ (UNDP/UNHCR) نے بحالی آبادکاری سیکٹر سے متعلق ایک پراجیکٹ موصوم بہ Rehabilitation of Refugees Hosting Areas in Baluchistan & NWFPکے لئے مبلغ چالیس ملین امریکی ڈالرز کی رقم فراہم کی گئی ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ میں صوبہ سرحد کے صرف ضلع ہری پور، ہنگو اور پشاور کے دیہی علاقے شامل ہیں؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ متعلقہ مذکورہ منصوبہ جنوری 2003 میں شروع اور جنوری 2005 میں ختم ہونے کی تجویز تھی؛

(د) آیا یہ درست ہے کہ متعلقہ ایجنسی/ادارہ کی جانب سے 40 ملین کی رقم منظور ہوئی ہے اور سردست دستیاب ہے؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:۔

(i) آیا مذکورہ پراجیکٹ پر کام شروع ہوا ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؛

(ii) مذکورہ پراجیکٹ میں صرف تین اضلاع کو کیوں شامل کیا گیا، نیز ضلع نوشہرہ کو کیوں نظر انداز کیا گیا۔ جبکہ مہاجرین کے بڑے کیمپ جلوزئی، اضاخیل اور اکوڑہ خٹک نوشہرہ ہی میں موجود ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سراج الحق: (سینیئر وزیر): (الف) جی ہاں 1200 ملین روپے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

(ب) اسکا کوئی اصولی فیصلہ فی الوقت موجود نہیں ہے۔

(ج) پراجیکٹ تیاری کے مراحل میں ہے، تفصیل معلوم نہیں۔

(د) متعلقہ محکمہ خزانہ جواب دے سکتا ہے۔

(ہ) (i) ابھی تک کام شروع نہیں ہوا کیونکہ PC-I تیار نہیں ہے اور تیاری کے بعد منظوری کے مراحل سے گزرے گا۔

(ii) فی الوقت کوئی تفصیل موجود نہیں۔ کہ تین اضلاع ہیں یا زیادہ۔

جناب خلیل عباس خان: جناب سپیکر صاحب! دا زما سوال دے دا هم د UNDP او UNHCR پیسے دی جی، Rehabilitation of Afghan Refugees ا د دې سب سیکټر Hosting Areas in Baluchistan and NWFP د دې، سپیکر صاحب، لږ به زه تاسو ته منظر درکړمه جی۔ دا چې UNHCR/United Nations Development Programmes for Pakistan چې په کومو علاقو کښې چې دا

Afghan Refugees Campsوو، د هغې د پاره ئے څه پیسے مختص کړے وی۔ او هغه پیسے چالیس ملین امریکن ډالرز چې په دے کښې نیمے پیسے د بلوچستان د پاره 20Million dollarsوے او 20 Million Dollarsد NWFPد پاره وو۔ دا پیسے بالکل راغلې دی۔ په دے باندې کار هم کیږی لګیا دے او Paper workجی او د غه پیسے په صوبه سرحد کښې صرف د دریو ضلعو د پاره مختص شوې دی او هغه ضلع دی هری پور، پشاور رورل او هنګو، د دې دریو ضلعو د پاره دی نو زما دا سوال دے چې آیا د افغان مهاجرینو دا بوجه صرف دے دریو ضلعو برداشت کړے وو، صرف هری پور برداشت کړے وو۔ یا صرف پیښور برداشت کړے وو۔ او یا صرف هنګو برداشت کړے وو؟ په دے کښې خو بونیر هم وو۔ چې کوم Foreign delegationsراغلې وو نو د ټولو نه وړومبے ئے د جلوزو کیمپ ته راوستے دے، اضاخیل کیمپ ته ئے راوستے دے او د اکوړی کیمپ ته ئے راوستے دے۔ نو زما سراج الحق صاحب د دا لړ وضاحت اوکړی چې کوم فیډرل ډیپارټمنټ دے نو UNDPوالو سره د دا Take upکړی۔ په دے دریو ضلعو باندې کار کیږی نو دا پیسے به صرف دے دریو ضلعو ته ملاویږی؟ نو زما دا استدعا ده چې 20 Million U.S Dollarsډیره لویه پیسه ده جی۔

<u>جناب سپیکر: جمشید خان صاحب۔</u>

<u>جناب خلیل عباس خان:</u> او چې کومو کومو ضلعو کښې دا افغان ریفیوجیز دی چې هغوې ټولو ته دا پیسے ملاؤ شی۔

<u>جناب جمشید خان:</u> شکریه جناب سپیکر۔ دے خلیل عباس خان یوه ډیره اهمه نکته راویستے ده جی۔ د 1983نه بونیر د افغان مهاجرینو ورونړو دا بوجه برداشت کوی او تراوسه پورے هیڅ کار هم د هغوې د راتلو په وجه باندې چې کوم Foreign Aid Projectsراغی او یا نور څه راغی نو هیڅ هم نه دی شوې۔ نو زما به دا درخواست وی چې خواه مخواه په څه دغه کښې خو شامل شی۔ څنګلے زمونږه ختم شوې، دامن وامان مسئله د هغې نه جوړه ده او نورے ډیرے مسئلے دی چې په دغے کښې مونږه مخ یو نو پکار داده چې کوم Foreign aidراشی نو چې په هغې کښې خواه مخواه مونږه ته حصه ملاؤ شی۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب! زما هم دا گزارش دے چې د دې ټولے صوبے نه افغان مهاجرین روان دی خو په ملاکنډ کښې اوس هم افغان مهاجرین شته او هلته کښې د اوبو خشک سالی هم ده۔ لکه هلته کښې اوبه هم نشته او خلقو کښې د اوبو په سلسله کښې هجرتونه هم کړی دی نو زما دا ریکویسټ دے چې دے د پاره د څه کمیټی جوړه کړے شی چې هغه لړ د دې څیز جائزه واخلی چې د کومو ضلعو حق جوړیږی نو پکار دا ده چې هغه ضلع پکښې شامل کړی او زما Submission دا دے چې ملاکنډ هم په دیکښې شاملول پکار دی۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! چونکه په مردان کښې هم افغان مهاجرین شته او په جلاله کښې هم یو ډیر لوئے غټ کیمپ دے او زمونږه هم د منسټر صاحب نه دا درخواوست دے چې مردان د هم په دیکښې شامل کړے شی۔

جناب سپیکر: زما په خیال خلیل عباس په تفصیل سره خبره کړیده او سراج الحق صاحب به درته جواب درکړی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! زما دا عرض دے چې پشاور NWFP Capital دے او په دے باندې هر لحاظ سره بوجه زیات دے او مونږه د خلیل عباس صاحب د دې خبرې حمایت کوؤچې نورو ضلعو ته د هم ورکړے شی خو د پشاور، هنگو او د دې بلے ضلعے نه د دا فنډ نه کټ کیږی دوئ ته د هم دا مختص کړی او هغوې ته د نور اضافی فنډ منظور کړی هغه د ورله ورکړی۔ مونږه د دې خبرې حمایت کوؤ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ده۔ مولانا جهانگیر خان صاحب۔

مولانا جہانگیر خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ چترال انتہائی پسماندہ علاقہ ہے۔اور بحرحال چترال بھی افغان مہاجرین سے متاثر ہے لہذا چترال کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، مختیار علی خان۔

جناب مختیار علی: سپیکر صاحب! د دې بونیر سره دے صوابئی هم په دے کښې شامل کړے شی ځکه چې په صوابئی کښې هم ډیر زیات افغان مهاجرین او د هغه ځائے زمکے ډیرے شاړے کړی دی۔

جناب امانت شاہ: مردان د هم پکښې شامل کړے شی۔

جناب سپیکر: چې کوم ځائے متاثره وی، یوازے بونیر نه خو چې کوم ځائے متاثره دی نو سراج الحق د دوئ دا استدعا ده چې دا ټولے علاقے د یکښې هم شامل کړے شی۔

جناب امانت شاہ: زمونږ سره په خوا کښې باغیچې ډهیری ده چې دا ترے هیره نه شی او دا د هم پکښې شامل کړے شی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب، جناب سراج الحق صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: جناب سپیکر صاحب! شبقدر او چارسده هم انتهائی متاثره شوې دی۔ نو دغه هم پکښې شاملول پکار دی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! ہم نے تمام نام نوٹ کئے ہیں اور اسمبلی ریکارڈ پر بھی آ گئے ہیں، مانسہرہ بھی ہے، آئندہ کے لئے اگر اس طرح کا کوئی فنڈ آتا ہے تو ان پر تمام علاقوں کو مد نظر رکھا جائے گا۔ لیکن کچھ ایسے فیصلے ہیں جو بہت پہلے ہو چکے ہیں اور ہماری حکومت کے آنے سے پہلے یہاں پر Delegates آئے اور انہوں نے یہ Decisions لئے ہوئے ہیں۔

(قطع کلامی)

جناب خلیل عباس خان: جناب سپیکر صاحب! لږ جی، دا سراج الحق صاحب د دې هم جواب راکړی۔ د سراج الحق د مدد د پاره دا خبره کومه چې جواب راغلې دے چې "آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ میں صوبہ سرحد کے صرف تین اضلاع شامل کئے گئے ہیں" نو جواب راغلې دے چې " اس کا کوئی اصولی فیصلہ فی الوقت موجود نہیں" ما دا خبره د سراج الحق صاحب د مدد دپاره اوکړله حالانکه سراج الحق صاحب که دا مسئله تاسو د UNDP والو سره Take up کړه نو هغوی په خپل طور باندې لګیا دی دغه کوی۔ زما د دې سوال اسمبلئ ته راوړلو صرف او صرف مقصد دا وو چې د دې دریو ضلعو نه علاوه نورے ټولے ضلعے هم متاثره شوې دی او په دے

پیسو باندې هغوې Infrastructureبحال کوی نو تاسو به د هغوې سره دا مسئله Take up کړئی نو ان شا ء اللّٰه تعالی حل به شی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 554، خلیل عباس خان، رکن صوبائی اسمبلی۔

*554_ جناب خلیل عباس خان: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد میں بارانی پراجیکٹ میں صرف ڈسٹرکٹ کوہستان، مانسہرہ، ہری پور، کرک، کوہاٹ، لکی، بنوں، اورکزئی اور ایبٹ آباد شامل ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ پر کام حال ہی میں شروع ہو چکا ہے اور تخمینہ لاگت 6069.300 ملین روپے ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ڈسٹرکٹ نوشہرہ کو کیوں نظر انداز کیا گیا، آیا مذکورہ ڈسٹرکٹ بارانی ایریا میں شامل نہیں؟ وضاحت کی جائے۔

سینیئر وزیر: (الف) اس پراجیکٹ میں صوبہ سرحد کے مندرجہ ذیل 10 اضلاع اور ایک ایجنسی یعنی کوہاٹ، کرک، بنوں، لکی مروت، ایبٹ آباد، ہری پور، مانسہرہ، بٹگرام کوہستان، اورکزئی ایجنسی شامل ہیں۔

(ب) ہاں یہ درست ہے۔

(ج) حکومت کے پالیسی فیصلے کے مطابق منصوبے کا پی۔سی۔I نو مہینے کے تفصیلی جائزہ رپورٹ Feasibility Report صوبائی ذیلی سرکاری اداروں کے مشوروں کے بعد تیار ہوا۔ اور منصوبے کے دستاویزات بالائی سطح پر صوبائی، وفاقی حکومتوں اور امداد فراہم کرنے والے اداروں سے منظور ہوا۔ حکومت اور امداد فراہم کرنے والے ادارے قرضے کے معاہدے پر دستخط کر چکے ہیں۔ منصوبے میں اس وقت مندرجہ بالا اضلاع کے لئے منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ کسی مناسب وقت پر امدادی اداروں کے باہمی مشاورت سے صوبہ سرحد کے دیگر بارانی علاقوں بشمول ضلع نوشہرہ پر بات کی جائیگی۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب زما دا سوال د بارانی پراجیکټ په باره کښې دے۔ زما دا سوال وو چې آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد میں بارانی پراجیکٹ میں صرف ڈسٹرکٹ کوہستان، مانسہرہ، ہری پور، کرک، کوہاٹ، لکی، بنوں، اورکزئی اور ایبٹ آباد شامل ہیں۔ نو جواب ماته دا راکړے شو چې نه په دے کښې دس 10 ضلعے شامل دی جی۔ نو

که بیا تاسو اوګورئی دے که ما دا تپوس کړے دے۔ چې 6069.300 million rupees پراجیکټ دے۔ نو جواب ئے راغلې دے چې "جی هاں" بیا جی زما سوال دا وو چې یره په دے کښې نوښار ولے شامل نه دے۔ ماته په جواب کښې دا سې وائی چې "حکومت کی پالیسی کے مطابق پی سی ون(PC-1) 9 مہینے کی تفصیلی جائزہ رپورٹ صوبائی ذیلی سرکاری اداروں کے مشوروں کے بعد تیار ہوئی۔ اور منصوبے کی دستاویزات بالائی سطح پر صوبائی، وفاقی حکومتوں اور امداد فراہم کرنے والے اداروں سے منظور ہوئی ہیں۔اور حکومت اور امداد فراہم کرنے والے ادارے قرضوں کے معاہدوں پر دستخط کر چکے ہیں۔ منصوبے میں اس وقت مندرجہ بالا اضلاع کے لیے منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ کسی مناسب وقت پر امدادی اداروں کی باھمی مشاورت سے صوبہ سرحد کے دیگر بالائی علاقوں بشمول ضلع نوشہرہ پر بات کی جائے گی، جناب سپیکر صاحب، زما نوښار ضلع چې ده نو هغه 65% بارانی ده۔ او 65% هغه ضلع بارانی ده اوکه نوښار ضلع که تاسو اوګورئی نو هغه د مون سون د Range نه بهر ده د نوښار نه دیخوا په پیښور باندې په مون سون کښې هم بارانونه نه کیږی، ډیر کم کیږی۔ د نوښار که تاسو د کال Rainfall اوګورئی نو هغه ایبټ آباد نه، مانسهرے نه، بټګرام نه، د کوهستان نه، د بنوں نه نو د دې ضلعو نه به ډیر کم وی، او چې په جواب کښې دا وائی چې پی سی ون تیار شوې دے نو آخر دغه PC-1 هم دغه محکمو تیار کړیدے کنه جی، او په دے دومره لوئے Amount یعنی 6069 ملین روپو کښې زمونږ هغه نشته۔ چې اوس نشته دے نو بیا به کله وی جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> میاں نثار ګل صاحب!

<u>میاں نثار گل:</u> زما جی په دے کښې یو ضمنی سوال دے۔شکریه جناب صاحب۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب کاشف اعظم:</u> جبل صاحب وائی هلته کښې د الله رحمت پرے هم نه وریږی په نوښار، او حکومت هم ورسره زیاتے کوی نو مردان ته دے کډه راوړی۔۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> میاں نثار گل صاحب!

میاں نثار گل: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ په دے کښې زما ضمنی سوال دا دے چې "حکومت کے پالیسی فیصلے کے مطابق منصوبے کا (PC-1) پی سی۔1 9 مہینے کے تفصیلی جائزہ رپورٹ کے مطابق تیار ہوا ہے"۔ جناب سپیکر! په دے بارانی پراجیکټ کښې زما ضلع کرک هم شامل دے، الله تعالیٰ د اوکړی چې بونیر هم پکښې راشی۔ خو خبره دا ده جی چې دا په 2001 کښې د دې سیکم دا لون دلته کښې راغلې دے او په دے باندې د 2001 نه تر اوسه پورے Interest لاړو 2003 پورے چې څومره به راغلې وی او د دې ګورنمنټ هم یو کال او دوی میاشتے او شوې او مونږه په خپلو حلقو کښې نعرے وهو چې بارانی پراجیکټ به ډیر زر شروع شی۔ خو زه سراج الحق صاحب ته دا سوال کومه چې۔ دا د یوه پخه وعده زمونږه سره اوکړی چې د بارانی پراجیکټ به کله Practical شروع کیږی چې دے خلقو ته ریلیف ملاؤ شی۔ جناب سپیکر! به وجه د دې چې په سات 7 ارب روپے باندې چې۔ دا ګورنمنټ Interest ورکوی نو آیا داسې او نه شی چې۔ دا د سات7 ارب روپے چې مونږه ته Loan ملاؤ دے او دا په Interest کښې لاړ شی او دے خلقو ته څه ریلیف ملاؤ نه شی نو زما دا سوال دے۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور!

جناب اسرار اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ اسمیں ڈیرہ اسماعیل خان اور ٹانک کے علاقے بھی نہیں ہیں۔ جو کہ بارانی ایریاز ہیں اور اسمیں میرا Supplementary Question یہ ہے کہ اگر پی اینڈ ڈی P&D میں ایسے افراد بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان کو ہزاروں ایکڑ پر پھیلا ہوا بارانی ایریاز دکھائی نہیں دیتا تو اس پی اینڈ ڈی کا کیا فائدہ ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ PC-1 تیار ہو چکا ہے اور کہتے ہیں کہ کسی وقت ہم پھر اس پر سوچیں گے تو مطلب ہے ایسے افراد کے خلاف حکومت کوئی قدم اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ ہم یہ Late کرنا نہیں چاہتے ہیں جن علاقوں کو مل چکے ہیں، وہ بھی اس صوبے کا حصہ ہیں اور ان میں یہ پراجیکٹ شروع ہو جائے۔ لیکن جو افراد اس غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں کہ انہوں نے ہزاروں ایکڑ پھیلی ہوئی اراضی کو With the flourish of the pen بالکل ختم کر دیا ہے۔ تو مہربانی کر کے ان کے خلاف تو کوئی قدم اٹھائیں۔

جناب سپیکر: نوابزادہ طاہر بن یامین!

جناب طاہر بن یامین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو بحث ہو رہی ہے تو اس List میں سب کے نام ہیں لیکن ضلع ٹانک کا کہیں بھی لسٹ میں نام نہیں ہے اور جب سے یہ اسمبلی بنی ہے، ہم نے یہی ایک آواز اٹھائی ہے کہ ہزاروں ایکڑ اراضی ضلع ٹانک کی بارانی ایریاز میں آنی چاہیے۔ پراجیکٹ میں اس کو شامل کرنا چاہیے۔ مہربانی ہوگی اگر حکومت اس کو بھی Consider کرے۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا اورکزئی ایجنسی صوبہ سرحد میں ہے؟

جناب جاوید خان مہمند: جناب سپیکر! زما دے سرہ یو ضمنی کوئسچن دے۔ "الف"، "ب"، "ج" چې دا کوم بارانی پراجیکټ تیار شوې وو، د نن نه څلور پنځه کاله مخکښې په ټول صوبه سرحد کښې باران نه وو، صرف دا نه وو چې ګنې په دے څلورو پنځو ضلعو کښې وو او په دے دس10 اتو8 کښې نه وو ځکه چې دے سره پیښور ضلعے هم متاثره کیږی ځکه چې پیښور ضلع کښې خو صرف ټول درے کینال دی دا درے کینال خو د پیښور د ټولے ضلع ضروریات نه پوره کوی که د بارانی پراجیکټ خصوصی دا مقصد وی نو بارانی زمکه په هره ضلع موجود ده نو په پیښور ضلع کښې هم شته۔ نو پیښور ضلع ولے په دے کښې نه ده شامل شوې۔ نو دا خو سراسر د پیښور د خلقو سره ظلم او ناانصافی ده۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! عرض یہ ہے کہ صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع کو مختلف پراجیکٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ بعض علاقے بارانی پراجیکٹ کے تحت ہیں۔ بعض علاقے ڈیرہ پراجیکٹ کے تحت ہیں، بعض علاقے ایم آر ڈی پی کے تحت ہیں اور بعض علاقے ایف آر کے تحت ہیں اور بعض اضلاع کے لیے سپیشل پیکج پہلے سے بنے ہیں یہ بارانی پراجیکٹ بھی ہیں لیکن اصل میں یہ بیرونی پراجیکٹس بھی ہیں کیونکہ ان کے لوگ آئے ہیں۔ اور انہوں نے یہاں سروے کیا ہے۔ اور ان علاقوں کو انہوں نے نشان زدہ کیا ہے اور ان علاقوں کے لئے انہوں نے پھر Decision لیا ہے۔ میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ گزشتہ ایک طویل عرصہ انہوں نے سروے کرنے میں گزارا ہے اور خاصہ بڑا وقت ضائع کیا ہے۔ ہم نے گزشتہ عرصے میں اس کو اس حد تک لائے ہیں کہ ان کے جتنے بھی Requirements ہیں دفتر کے اور

آفیسرز کی تقرری، اور ان کے دفتری عملے کے، اور اب وہ اپنے اس معاملے کو گراونڈ پر لائے ہیں اور کام شروع کرنے کو ہیں۔ میں اس بات پر Agree کرتا ہوں کہ اگر اس کا کوئی دوسرا فیز بنتا ہے تو وہ علاقے جو کسی بھی بڑے پراجیکٹ میں شامل نہیں ہیں، ان کو اس میں شامل کیا جا سکتا ہے لیکن وہ علاقے جو Already کسی اور پراجیکٹ میں شامل ہیں، تو ایک علاقے کو دونوں پراجیکٹ میں دینا ناممکن ہے۔ میرے بھائی خلیل عباس صاحب کی خوش قسمتی ہے کہ ضلع نوشہرہ کے ایک طرف بھی دریا ہے اور دوسری طرف بھی دریا ہے لیکن درمیان میں ان کا جو اپنا خاص علاقہ، نظام پور کا علاقہ ہے وہ واقعی خشک سالی کا شکار ہے اور قدرتی طور پر وہاں پر پانی نہیں ہے میں خود وہاں گیا ہوں اور ایک ایک علاقے میں گھوما پھرا ہوں۔ اب بھی وہاں لوگ اونٹوں کا سہارا لیتے ہیں، بہر حال پانی نہیں ہے۔ تو کسی بھی صورت میں اگر کوئی صورت نکل آئی ہے تو انشاءاللہ اسمیں ہم تعاون کے لیے تیار ہیں Specially اس علاقے میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالاکبر خان نے Agency کے بارے میں سوال کیا ہے تو۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> میرا Supplementary تھا کہ جواب میں یہ ہے کہ اسمیں اورکزئی ایجنسی شامل ہے؟ یہ فنڈ تو صوبہ سرحد کی حکومت کو ملا تھا۔ تو کیا اورکزئی ایجنسی صوبہ سرحد میں شامل ہے؟

<u>سینئر وزیر:</u> آپ کو معلوم ہے کہ پہلے یہاں پر جو سسٹم تھا تو اس سسٹم نے بعض علاقوں کو اس میں شامل کیا ہے اگر وہ بھی صوبہ سرحد میں شامل نہیں ہے تو پڑوس میں تو ضرور ہے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> دیکھیں جی! یہ پہلے تو Foreign سے آتے ہیں، یہ تو سود ملا کر صوبہ سرحد کی حکومت کو دینے پڑیں گے، میں سمجھتا ہوں حکومت نے یہ نہیں کیا ہے۔ لیکن جس نے بھی کیا ہے اس نے غلط کیا ہے۔

<u>سینئر وزیر:</u> میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہسپتالوں، سکولوں، یونیورسٹیوں میں اور ہماری ہر چیز میں جو پڑوس کے قبائل ہیں وہ شامل ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> وہ تو سارے پاکستان میں بھی ہیں۔ اور ہم بھی پاکستان میں کر سکتے ہیں۔ یہ تو Specific ہے۔

<u>جناب خلیل عباس خان:</u> سپیکر صاحب! زه به لږ یو منټ چې وضاحت کول غواړمه لکه څنګه چې سراج الحق صاحب اوفرمائیل چې په نوښار ضلع کښې دوه

سیندونه تیریږی، سیند خو تیریږی خو هغه څه آبپاشی یا آبنوشئی د پاره یے استعمالیږی۔ بل سراج الحق صاحب اوفرمائیل چې۔ مونږه مختلف ضلعو ته، مختلف سکیمونه، مطلب دا دے چې د هغوئی د خبرې مقصد دا وو چې چرته نه چرته کښې مو Compensate سکیمز ورکړی دی۔ ځکه زه په دے فلور آف دی هاؤس باندې دا خبره کومه چې نوښار ضلع ته یو سکیم هم که Urban Development او که هغه Rural Development دے، که هغه ډیره ه بارانی د که Farms to markets که په نومے سکیم وی نو نه دے ملاؤ شوې۔ دا خبره زه په فلور آف دی هاؤس کومه ګنی ماته څوک ثبوت راوړی او ماته دے اووائی چې دا سکیم نوښار ته ملاؤ شوې دے۔ زما صرف دا استدعا ده جی ټهیک شوه جی دا Feasibility Report د مخکښې نه جوړ شوې دے او دا بارانی ده۔

جناب سپیکر: دا د جان محمد خټک صاحب په وخت کښې جوړ شوې دے۔

جناب خلیل عباس خان: دا د قرآن ټکے خو نه دے جی او دا د ایم ایم اے حکومت چې راغلے دے دوئ نور هم داسې ډیر وران ویجاړ کارونه سم کړل نو دا هم یو روان ویجاړ کار دے، نو په دیکښې هم چې څوک مستحق دی، زما د دوئ نه دا استدعا ده چې دا څه د قرآن پاک ټکے نه دے، اوس هم بدلیدے شی، مونږه د پکښې شامل کړے شی او ما دا خبره ډیر په وثوق سره کړې ده چې دلته کښې هرے ضلعے ته څه نه څه ملاؤ شوې دی۔ خو بس زمونږه نوښار ضلعے ته بغیر د اے ډی پی او هغه اے ډی پی هم داسې چې الله تعالیٰ مو اوبښه، هغه ملاؤ شوې ده او نور هیڅ هم نیشته دے جی۔۔۔

(قطع کلامی)

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب زما یو ضمنی سوال وو۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: سپیکر صاحب! میں خلیل عباس صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ نوشہرہ ضلع انتہائی مظلوم ہے۔ ایک تو ہماری جائداد سے دو چھاونیاں لے لی گئی ہیں، ایک رسالپور اور دوسرا نوشہرہ، اور اس کا کچھ زیادہ حصہ بارانی ہے۔ اور جو باقی ہے وہ بس ایسے ہی ہے، جیسے آپ سمجھ رہے ہیں۔ لہذا خدا کے لیے اب نوشہرہ کو اپنے حقوق سے محروم نہ کیجئے۔

جناب سپیکر: مولانا مجاہد صاحب! ایسا کیوں نہیں کرتے کہ آپ بونیر منتقل ہوجائیں اور ہم نوشہرہ آجائیں؟۔۔۔

(قہقہے)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: بالکل صحیح ہے۔

جناب خلیل عباس خان: مونږ ته منظوره ده د دې د پاره چې مونږه ته Settlement هلته کښې کیږی نو مونږه ته منظوره ده۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: ہمیں منظور ہے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! زما ضمنی سوال ووا او ماته خو جواب ملاؤ نه شو۔ ما خو تاسو ته دا اووئیل چې 2001 نه دفترے کھلاؤ وے، کار به په دے باندې کله شروع کړی؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! جواب ملاؤ شوې دے۔ دوئ وائی چې کار پرے شروع کوؤ کنه۔ تاسو وانه وریده چې تمام مراحل طے شوی دی۔

میاں نثار گل: دفترے خو د مخکښې نه کھلاؤ شوې دی او کار نه کوی کنه۔

جناب سپیکر: او ان شاءالله کار شروع کوی۔

میاں نثار گل: ښه جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 724 جناب مظفر سید صاحب۔

*724_ جناب مظفر سید: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایم آر ڈی پی میں پراجیکٹ ڈائریکٹر کی سربراہی میں پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ کا قیام عمل میں آچکا ہے;

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو:۔

(1)۔ پی ایم یو کے تمام ممبران بشمول پراجیکٹ ڈائریکٹر کے ماہانہ تنخواہ، الاؤنسز اور دیگر مراعات کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے;

(2)۔ پراجیکٹ کے آغاز سے لیکر اب تک اس مد میں کتنے اخراجات کئے جاچکے ہیں؟

سینئر وزیر: (الف) جی ہاں۔

(ب)۔(1)۔ماہانہ تنخواہیں فکسڈ ہیں (لسٹ درج ذیل ہے)

(2)۔اس مد میں 10-05-2000 سے لیکر 26-06-2003 تک -/2,89,90,018 روپے خرچ کیے جا چکے ہیں۔

لسٹ آف پی۔ایم۔یو سٹاف

نمبر شمار	نام	عہدہ	ماہانہ تنخواہ
1	جمشید الحسن	پراجیکٹ ڈائریکٹر	99000
2	جہانزیب	پروگرام منیجر انجینئرنگ	33000
3	فضل سید خان	پروگرام منیجر شعبہ زراعت وحیوانات	33000
4	سید طاہر علی شاہ	پروگرام منیجر دیہی مالیاتی خدمات	33000
5	الفت بیگم	پروگرام منیجر شعبہ ترقی خواتین	33000
6	نوید جان	پروگرام آفیسر	11998
7	نیک محمد	اکاؤنٹنٹ	10000
8	محمد نسیم	اکاونٹنٹ	16500
9	ماجد امین	ہائی وے انجینئر	22000
10	فضل معبود	ڈیزائین انجینئر	20000
11	رفیق عالم	ڈیزائین انجینئر	20000
12	سلطان روم	آفس سیکرٹری	16500
13	سید علی خان	سب انجینئر	7000
14	محمد عمران	سب انجینئر	7000
15	اختر علی	پروگرام اسسٹنٹ	10000
16	اکرام اللہ	پروگرام اسسٹنٹ	5000

5000	پروگرام اسسٹنٹ	فیاض اللہ	17
5000	پروگرام اسسٹنٹ	ملک وحید	18
10000	پروگرام اسسٹنٹ	جاوید الحق	19
5000	ریکارڈ اسسٹنٹ	گران محمد شاہ	20
8800	کمپیوٹر آپریٹر	ضیاء الحق ناصر	21
8800	کمپیوٹر آپریٹر	محمد ریاض	22
8800	کمپیوٹر آپریٹر	محمد رحیم	23
8800	کمپیوٹر آپریٹر	عارفہ سلطانہ	24
8800	کمپیوٹر آپریٹر	محمد اسماعیل	25
8000	کمپیوٹر آپریٹر	محمد ناصر	26
5000	کمپیوٹر آپریٹر	محمد عمران	27
5000	ٹیلی فون آپریٹر	حمیرا فطرت	28
4000	اکاؤنٹس اسسٹنٹ	محمد ایوب	29
5000	آپریٹر	گوہر ایوب	30
4000	الیکٹریشن/جنریٹر اپریٹر	افتخار علی	31
4,625	ڈرائیور	عبداللہ	32
4,625	ڈرائیور	عبدالرشید	33
4,625	ڈرائیور	حاجی محمد عالم	34
4,625	ڈرائیور	سربلند خان	35
4,625	ڈرائیور	جہانگیر باچا	36
4,625	ڈرائیور	امیر اللہ	37
4,625	ڈرائیور	محمد فاضل	38

4,625	ڈرائیور	محمد شاہ	39
4,625	ڈرائیور	فضل غنی	40
4,625	ڈرائیور	محمد سلیم	41
4,625	ڈرائیور	اورنگزیب	42
4,625	ڈرائیور	محمد تواب	43
4,625	ڈرائیور	گل بوستان	44
4,625	ڈرائیور	ذکی اللہ	45
4,625	ڈرائیور	اکسار علی	46
4,625	ڈرائیور	مرید خان	47
4,625	ڈرائیور	شوکت علی	48
4,625	ڈرائیور	فضل کریم	49
3780	چپڑاسی	ولی خان	50
3780	چپڑاسی	محمد یوسف	51
3780	چپڑاسی	شہزاد راہی	52
3780	چپڑاسی	ارسلا خان	53
3780	چپڑاسی	محمد نعیم	54
3780	چپڑاسی	محمد شریف	55
3780	چپڑاسی	لیاقت علی	56
3780	چپڑاسی	ایوب جان	57
3780	چپڑاسی	انور دین	58
3780	چپڑاسی	فقیر زادہ	59
3780	چپڑاسی	شفیع الرحمٰن	60

61	آصف احمد	چپڑاسی	3,200
62	باچاخان	چپڑاسی	3780
63	باز گل	چوکیدار	3780
64	غفران محمد	چوکیدار	3780
65	رحمانی گل	چوکیدار	3780
66	فضل حسین	چوکیدار	3780
67	محمد علی	چوکیدار	3780
68	اعتبار گل	چوکیدار	3780
69	سرفراز مسیح	سویپر	2000
70	شیراز مسیح	سویپر	1,780
71	عبدالغفار	چپڑاسی	3780
72	محمد نثار	چپڑاسی	3780
73	شریف خان	چپڑاسی	3780
74	فیروز شاہ	انٹرم پروگرام کوارڈینیٹر	20.000

جناب مظفر سید: شکریه جناب سپیکرصاحب! زما سوال خو ډیر اهم دے په څو پهلوګانو باندې، ځکه چې بونیر هم پکښې شامل دے۔ جی۔ په دے زما ضمنی سوال دا دے چې دا کوم List دوی مونږه ته دا خراجاتو راکړے دے نو په هغه کښې Developmental expenditure نشته۔ ځکه نشته چې هغه ډیر کم دی په نسبت د Non-developmental اخراجاتو باندې، او جناب سپیکر صاحب، که تاسو د دې جواب دا یوه غاړه راواړووی نو دا پراجیکټ د ډائریکټر تنخواه99 هزار روپی ده۔ خلیل عباس صاحب،99هزار روپی تنخواه د دې کوئسچن په جواب کښې شامل ده او بل طرفته چې په 70 نمبر باندې چې کوم Sweeper دے نو د هغه تنخواه 1,780 روپۍ ده۔ نو دا د افسوس خبره ده۔ چې دا د جناب سراج الحق صاحب نه، چونکه د هغوې د شخصیت سره تعلق نه ساتی، زه د دهغوې نه

ذاتی تپوس نه کومه خو د مجبوری نه ځکه چې د هغوې د دې منسټری خبره ده نو زه په ادب سره سوال خواه مخواه کومه چې د جناب سراج الحق صاحب، د اسلامی حکومت د سربراه نه به خدائے پاک د فرات سیند په غاړه که سپئی د تندے مری هم به ترے تپوس کوی نو د دې سوپیر تپوس به نه کوی؟ چې د ده ایک هزار تنخواه ده او 99 هزار روپئی او زه دے ته حیران یمه چې د دې ډائریکټر به څومره Functionsوی، دے به څومره کار کوی؟ چې د دوی به څه قسمه Functionsوی؟نو د دې وجے نه د دې ملک سره ظلم او انتهائی ناانصافی ده چې د پراجیکټ په نوم باندې د Loan په نوم باندې پیسے راشی او هغه هم دغه شانته خرد برد شی، دغه شانته کښې هغه پیسے لاړے شی او دغه شانته کښې هغه تباه و برباد شی۔ زه د سراج الحق صاحب بیا توجه غواړمه او خواه مخواه ئے غواړمه چې هغوې په دے حواله باندې چې دا دومره غیر ترقیاتی اخراجات په دے پراجیکټ کښې څنګه روان دی؟ او دوی د هغوې د کنټرول کولو د پاره په هغې باندې د لاس اچولو د پاره په دے یو کال کښې سراج الحق صاحب، دوی څه کردار ادا کړو؟ او یوائے دا نه د هغې روډونو د بونیر روډ دے او که د مینګورے روډ دے او په دے پراجیکټ کښې چې څومره ایریا شامل ده، هغه ټول روډونه کهنډرات پراته دی او صرف پراجیکټ ډائریکټر به 99هزار روپئی تنخواه آخلی؟

جناب نادر شاہ: جناب سپیکر صاحب! په دے باره کښې زما یو ضمنی سوال دے چې دا سرکاری نوکران چې کوم دے پراجیکټ ته اوړیدلی دی نو د هغوې خو سرکاری یو خاص تنخواه وی، نو پکار دا ده چې دے پراجیکټ ته اوړی۔ نو چې په هغې تنخواه اوړی او دا باقی چې کومے د بهره اضافی پیسے وی او پراجیکټونو یا د کومو ادارو سره دوی د هغې د پاره تنخواه خبره کوی نو هغه پیسے دوی د ګورنمنټ په خزانه کښې ولے نه شاملوی؟ چې هغه پراجیکټ والو چې ګورنمنټAlready تنخواه ورکوی؟

جناب سپیکر: شاہ راز خان!

جناب شاہ راز خان: سپیکر صاحب! زما ګزارش دا دے چې زه خو اول د مظفر سید صاحب شکریه ادا کومه چې زمونږه مسئله ئے په دے فلور باندې اوچته کړې

ده۔ په دے پراجیکټ کښې بونیر، ملاکنډ، شانګله او سوات په شامل دی۔ مونږه په دے باندې مخکښې هم یوه Informal غونډې کمیټی جوړه کړې وه او هغه کمیټی څه سفارشات چې په دے Written کښې خو نه وو خو زمونږه سینیئر منسټر صاحب سره Discuss کړی ووا وهغوې وائیلی وو چې د دې مسئلے به مونږه څه حل رااوباسو۔ خو ماته افسوس دے چې تراوسه پورے د دې مسئلے څه حل راونه وتو۔ ځکه چې نور پراجیکټس دلته کښې نه راځی ځکه چې وائی چې دلته کښې MRDP دے او هلته کښې د MRDP هیڅ Functions نشته علاوه د دې نه چې ګاډی ډیزل، پټرول، ټی اے، ډی اے او تنخواګانے، نو زما ګزارش دا دے جی چې هغوې ته یو ډیر لوئے پراجیکټ حواله دے چې هغه مونږه د پاره د مرګ او د ژوند خبره ده چې هغه د درګئی نه لنډاکی پورے سړک دے، شپږ میاشتے اوشوې چې زمونږه چیف منسټر صاحب د دې روډ افتتاح کړې ده او ماته ډیر زیات افسوس دے چې دا واحد F HA روډ دے چې په دے مین روډ د پاسه د روانو ګاډو نه Crank Cases لیک کیږی او ګاډی وربانډې Cease کیږی چې د لس شلو کلومیټرو پورے لاړ شی۔ یعنی زما په خیال به داسې صورتحال په ټوله صوبه کښې چرته نه وی۔ نو زما ګزارش دا دے چې که دا پراجیکټ که د خورا ښنباک د پاره وی نو پکار دا ده چې د دې اهمیت او د دې نوعیت منصوبے د دې نه اویستلے شی۔ پکار دا ده په F H A په خپل تحویل کښې واخلی او صوبائی حکومت او د دې د پاره پخپله باندې څه انتظام اوکړی۔ او که په دغه پراجیکټ والو باندې زمونږه لاس نه رسی۔نو دغه منصوبه خو د ترے لرے کړی۔ چې کومه منصوبه زمونږه د پاره د مرګ او دژوند مسئله ده۔ تاسو یقین اوکړی جی زما د پاره ډیر ګرانه شی، دا زمونږه څلورم جلوس شو چې په بټ خیله کښې اوځی۔ د دې د پاره چې د دې روډ دا څه صورتحال دے او خلق بیا ملایان اوکنځی * + + + + + + د هغې په نتیجه کښې چې دا زمونږه ووټ ورکړے دے ملایانو له او ایم ایم اے ته حالانکه دد ے ماته پته ده چې په مونږه باندې څومره ذمه واری راځی۔ تیر حکومت دا سکیم ایم آر ډی پی ته حواله کړے دے خو دا

—

*   بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

MRDP function null کول او د MRDPنه نقائص لرے کول ظاهره خبره ده دا زمونږه د حکومت ذمه داری ده۔ بل د هغې سره یو ډیر لوئے پراجیکټ په خپل سر باندې واخستو چې دا هم مونږه مکمل کوؤ۔ چې هغه د لنډا کی واټر چینل دے چې د هغې نه به یولس زره ایکړه زمکه اوبه کیږی۔ ما ته ډیر زیات افسوس دے چې هغوې هغه خپل Documentation داسې اوکړو چې د هغې ځائے ورپسے هغه کنکرنس داغستو د پاره چې کوم فیکس د هغوې راغلې چې بهائی دوی ته مونږه پیسے نه شو ورکولے۔ اوس هم مونږه په دغه روډ چې ورځو د M R D P, F H A دفتر ته ځو۔ هغوې وائی چې بهائی خبره خو په منیلا کښې ده، اوس منیلا ته خو نه زمونږه وس رسی نه مو د ټیلی فون او نه د فیکس وس رسی اونه ورپسے تللے شو۔ نو زما گزارش دا دے چې دلته کښې سینیئر منسټر صاحب ناست دے چې هغه د خوش قسمتی نه د دې پی اینډ ډی منسټر هم دے نو زما گزارش دا دے چې دغه روډ دے خو کم از کم د M R D P نه لرے کړے شی او یا دے په دے فلور باندې اعلان اوکړے شی چې د دې روډ Rehabilitation د پاره چې داسې شی چې گاډی چې ورباندې تیریږی چې د دې د پاره څه اعلان اوکړے شی او د دې M R D P د پاره د کمیټی جوړه کړے شی چې هغه د دې جائزه واخلی۔

<u>جناب امیر زاده</u>: جناب سپیکر صاحب! زما هم په دیکښې یو ضمنی سوال دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: زما په خپل خیال باندې که یویو ممبر --

(قطع کلامی)

<u>جناب حبیب الرحمان</u>: جناب سپیکر صاحب! زه جی مختصر خبره کومه۔ زما جی دا عرض دے کنه جی چې دا دوی کومے خبرې کوی چې په هاؤس کښې په Salary باندې مونږه خبره کوؤ په Ninety nine thousandباندې نو دا دومره حل طلب ده، نو دا زمونږه په دے اسمبلی کښې په دوه گهنټو کښې هم نه شو حل کولے۔ نو د دې د پاره صرف د M R D P سپیشل کمیټی پکار ده چې Scrutinize کړی او دا Screen out کړی چې دا څه مسئله ده؟ په دیکښې غټ کردار د این جی اوز

دے ، ټول کار هغوي کوی او بغیر د کمیټی نه که په دے اسمبلی کښې مونږه که شل ځله راشو، پینځوس پیرے سوالونه راشی او د دې ځل په دے چې یوه کمیټی صرف د ایم آر ډی پی د پاره جوړه کړے شی او دا ټولے مسئلے هغوي په Details سره راوړی او یو رپورټ پیش شی او مونږه وائیو چې څنګه دا کرپشن ختم کړو او په څه طریقه دغه اوشی؟

جناب شاہ حسین: جناب سپیکر صاحب! زما جی دا درخواست دے چې دا کوم دوی مونږه ته معلومات راليږلی دی، نو دا بالکل نیمګړی دی۔ د دې M R D P Administrator دے چې هغه بنه غټه تنخواه اخلی۔ او د ټول پراجیکټ هغه کرتا دهرتا دے او څنګه چې هلته کښې کرپشن دے او څنګه چې هلته کښې مسئلے دی ،په تیر ځل په دے ایوان کښې تاسو هم نه وی او سینئر منسټر صاحب هم نه وو او زما یو کوئسچن دے اسمبلی ته راغلې وو چې د هغوي په یو یو ګاډی په Over billingباندې دوه دوه لکهه روپئی خرچې راغلې وه۔ هغه کوئسچن هم دے اسمبلی ته Put upدے خو په دے پراجیکټ کښې دا نمونه کرپشن دے زمونږه درخواست دا دے چې دا کوم Non-Developmental Expenditure دی، ګاډو مرمتونه دی او یا دا قسمه تنخواګانے دی، دد ے د پاره د یوه سپیشل کمیټی جوړه کړے شی چې دا ټول څیزونه بے نقابه کړے شی او منظر عام ته د راشی۔

جناب امیر زادہ: جناب سپیکر صاحب!

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! زه دا عرض کومه چې هغه اصل سوال چې کوم دے چې د پراجیکټ یو ډائریکټر ته 99 هزار روپئی ورکوی نو په دے بحث اوکړئی یا خو دا امداد تاسو مه اخلئی ځکه چې مونږه او پاکستان مقروض کیدو او هغه امداد هغوي په خپلو چې یتو باد نے تقسیموی۔ په 99 هزار او ایک هزار، ډیر لوئے ظلم دے او مونږه په دے باندې احتجاج کوؤ۔۔

(تالیاں)

جناب امیر زادہ: جناب سپیکرا یو خو دا جواب Incomplete دے۔ په دے صورت کښې د میاشتے تنخواه الاؤنسز او دیګر مراعاتو د سوال تپوس کړے دے نو

هغوي په جواب کښې صرف تنخواګانے ورکړې دي نو چې کوم الاؤنسز دي نو د هغې ذکر ئے نه دے کړے۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

جناب امیر زاده: بله خبره داده جی چې په پراجیکټونو کښې تنخواګانے زیاتے وی-----

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

جناب امیر زاده: مونږ په هغې اعتراض نه کوؤ خو اصل مسئله دا ده جی که بالفرض دا ګرانټ وی خو په ډالرو کښې دے تنخواه آخلی، په هغې باندې زمونږ اعتراض نشته، دا خو "لون" دے Asian Development Bank نه مونږه ته قرض، په سود باندې پیسه راغلې ده۔

جناب سپیکر: جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: جناب، زما دا درخواست دے ، صرف دا تپوس کول غواړمه چې آیا دا سکیمونه چې په دے علاقه کښې کیږی اول خو شته نه خو که فرض کړه کیږی نو دے صوبائی ممبرانو پکښې څه رول شته او که نشته پکښې؟ د ده پکښې څه رول دے ؟

جناب سپیکر: جی، سراج الحق صاحب۔ نسرین خٹک صاحبہ۔

جناب امیر زاده: زما خبره خو نه ده ختمه۔

جناب سپیکر: ستا په سوال باندې پوهه شو چې ته وائے چې صرف د تنخواګانو یعنی مطلب دا دے چې خبره شوې ده، خبره د الاؤنس شوې ده، الاؤنسز ذکر نشته دے۔

جناب امیر زاده: نه جی د ویمه اهمه خبره زه تاسو ته کومه۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال بیادا رولز اوګورئ او د 48 لاندې نوټس ورکړئ ځکه چې یو ګهنټه خو پرے اولګیده، Question's hour بالکل ختم دے۔ تاسو که جواب ته نه پریږدئ نو بیا نوټس ورکړئ او ډیبیټ پرے اوکړئ۔

جناب امیر زاده: ضمنی سوال دے او ډیر مختصر الفاظ کښې وایم۔

جناب سپیکر: جی، امیر زاده خان۔

جناب امیر زاده: سرا پراجیکټ چې ډیزائن کیږی هغه دے د پاره چې په آسانه باندې د خلقو دے ته رسائی وی۔ هغوی ته څه Financial rules flexibility وی۔ د روټین چې کوم پروسیجر وی، خلق د هغې سرخ فیتے نه اوځی او په آسانه باندې هغه پراجیکټ ته خپل مسائل یوسی، دهغې نشاندهی اوشی او په هغې باندې ډیر زر کار اوشی۔ خو دا پراجیکټ دومره Complicated دے چې دے کښې اول به این جی او والا پسے به ځے، هغوی ته به درخواست ورکړے، هغوی به Identify کوی، بیا به ځی پراجیکټ منیجمنټ یونټ ته، پراجیکټ منیجمنټ یونټ به بیا پی اینډ ډی ته ځی، هلته نه به بیا Approval آخلی-----

جناب سپیکر: دا سپلیمنټری دے او که دا مطلب دا دے چې تقریر دے ؟

جناب امیر زاده: مطلب دا دے چې مونږ دا وایو چې دا Process simplify شی۔

جناب سپیکر: دا Process complicated دے، Simplify کول غواړې۔ جی نسرین خټک صاحبه۔

محترمہ نسرین خٹک: جناب سپیکر صاحب! اس پراجیکٹ پر ہمیشہ بہت بات ہوتی رہی ہے اور مختصر یہ کہ یہ ٹریژری اور اپوزیشن کا جائنٹ ایک مؤقف ہے کہ یہاں پر کوئی عجیب و غریب قسم کی Financial disbursement ہے، مختصر یہ کہ اس قصے کو سپیشل کمیٹی کے حوالے کیوں نہیں کیا جارہا ہے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے جی؟

جناب سپیکر: خلیل عباس صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: زه جی Under rule 48 نوټس ورکوم جی تاسو ته چې دا سوال چې دے چونکه د دې هغه جواب مکمل نه دے راغلې جی او شاه راز خان

چې څنګه خبره او کړله، هغوي بالکل صحیح خبره او کړے، هغوي خپلے مسئلے بیان کړے خو جي چې دا سوال چې پیش شوې دے جي دا دے د ډسکشن د پاره پیش شي جي ځکه چې دا ډیر Important سوال دے۔

جناب سپیکر: صحیح دے تجویز۔ دا دغه دے چې دوئ د 48 Rule لاندې نوټس ورکړو او په دے باندې به ان شاءالله موزوں وخت باندې یعنی Detail discussion کیږی۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! یو ریکویسټ کومه، دا سوال ډیر اهم دے ځکه چې څلور-----

جناب سپیکر: په دے سیشن کښې به کیږی، په دے سیشن کښې۔

جناب پیر محمد خان: او دا خبره ده، او کنه-----

جناب سپیکر: په دے سیشن کښې به کیږی او د پی اینډ ډی سټینډنګ کمیټی چیئرمین ته به مکمل دغه ورکړے کیږی ځکه چې یعنی مطلب دا دے چې هغه ته موقع نه وی، جواب به هم هغه ورکوی۔ Next سوال نمبر 743 جناب اسرار الله خان ګنډاپور صاحب۔

*743۔جناب اسرار اللہ خان: کیا وزیر منصوبہ بندی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت ڈیرہ پروگرام کے تحت خشک سالی سے متاثرہ اضلاع کے لئے کروڑوں روپے مختص کر چکی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس پروگرام کی تحت ضلع ڈیرہ اور ٹانک کے لئے بھی رقم مختص ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس پروگرام کے تحت پانی کے ذخائر کے علاوہ اور بھی مدوں سے سڑکوں کی تعمیر پر بھی رقم لگائی جا سکتی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو۔

(1) اس پروگرام کے تحت تمام اضلاع کے لئے کتنی رقوم مختص ہیں، ضلع کا نام اور مختص رقم بتائی جائے؛

(2) اس پروگرام کے تحت ضلع ٹانک اور ڈیرہ کے لئے مختص رقم بتائی جائے؛

(3) ضلع ڈیرہ اور ٹانک کے علاوہ اور کن ضلعوں میں اس پروگرام کے تحت پانی کے ذخائر کے علاوہ دیگر مدوں میں رقم مختص کی گئی ہے؛

(4) اس پروگرام کے تحت ضلع ڈیرہ اور ٹانک میں مختص کی گئی رقوم کی فہرست سکیم وائز مہیا کی جائے نیز اس پروگرام کے Criteria کے ورکنگ پیپر بھی مہیا کریں؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر منصوبہ بندی): (الف)۔جی ہاں۔

(ب)۔جی ہاں۔

(ج)۔جی ہاں، اگرچہ ڈیرہ پروگرام کے تحت پانی کے ذخائر کی بحالی اور ان کا بہتر استعمال صوبائی حکومت کی اولین ترجیح ہے تاہم اس پروگرام کے تحت سڑکوں کی تعمیر کے لئے بھی رقم مختص کی گئی ہے۔

(د)۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

اضلاع کی تفصیلات (نام اور مختص فنڈز)

نمبر شمار	ضلع کا نام	مختص فنڈز (ملین روپوں میں)
1	بنوں	240.267
2	بونیر	70.132
3	چترال	115.855
4	ڈیرہ اسماعیل خان	101.593
5	دیر پائین	88.572
6	دیر بالا	108.369
7	ہری پور	45.341
8	ھنگو	202.796
9	کرک	327.970
10	کوہاٹ	116.509
11	کوہستان	64.114

12	لکی مروت	161.018
13	ٹانک	103.256
14	ایبٹ آباد	65.652
	کل رقم	1811.444

(2) اس پروگرام کے تحت ضلع ٹانک کے لئے103.256 ملین روپے اور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے لئے 101.593 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(3) ضلع ڈیرہ اور ٹانک کے علاوہ ضلع بنوں، بونیر، دیر پائین، دیر بالا اور ایبٹ آباد میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

(4)(تفصیل ایوان میں فراہم کی گی)

<u>جناب اسرار اللہ خان</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ پہلے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ شاہ راز خان غالباً زیادہ ناراض تھے، انہوں نے کچھ ایسے الفاظ کہے جس کو کارروائی سے حذف کر لیں کہ " خدائے او رسول او کنزی" مهربانی او کړئ د کارروائ نه ئے حذف کړئ۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

<u>جناب اسرار اللہ خان</u>: اور دوسرا جناب سپیکر، سراج صاحب نے میرے پہلے سوال کا جواب نہیں دیا کہ پی اینڈ ڈی میں جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور اس قسم کی پلاننگ ہو تو وہ بھی میں چاہو نگا، ساتھ ہی جناب سپیکر، میرا جو اپنا کوسچین ہے، اس میں اگر آپ دیکھیں جز (IV) میں، میں نے ان سے Criteria کے ورکنگ پیپرز مانگے ہیں اور انہوں نے Clean paper پر یہ لکھ دیا ہے کہ یہ اسکے ورکنگ پیپرز ہیں، کیا یہ ورکنگ پیپرز ہوتے ہیں؟ جناب سپیکر! یہ تو ایک Computerized paper ہے جو کہ خود ہی انہوں نے ڈرافٹ کیا ہے اور ہمیں بھیجا ہے۔ ساتھ ہی جناب سپیکر! اس میں جو اصل بات ہے وہ یہ چھپانا چاہتے ہیں کہ یہ "DERA" پروگرام تھا، Drought Emergency Relief Assistance انہوں نے یہ فنڈز Draught areas کے علاوہ سڑکوں کے لئے دیدئے ہیں۔ میں جناب سپیکر، یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ورکنگ پیپرز میں وہ بات سامنے آجاتی ہے کہ آیا جو ڈونرز تھے، انہوں نے یہ پرویژن رکھی تھی کہ آپ یہ فنڈز جو

کے لئے ہیں، آپ انہیں دوسرے ہیڈز میں Divert کر دیں اور انہوں نے یہ چیز Draught areas کیسے کی؟ میری یہ درخواست ہوگی کہ اسے مہربانی کرکے سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر! اس میں جو اضلاع کی تفصیل دی گئی ہے تو مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ایبٹ آباد، کوہستان اور ہری پور، ہری پور کے لئے 45.341 ملین، کوہستان کے لئے 64 ملین اور ایبٹ آباد کے لئے 65 ملین، پورے صوبے میں یہ سب سے کم رقم ان تین ضلعوں، ہزارہ ڈویژن کے اضلاع کے لئے مختص کی گئی ہے جب کہ بنوں کے لئے 240 ملین، اس طرح باقی آپ دیکھ لیں۔ کرک، ہمیں یہ اعتراض نہیں ہے کہ ان کے لئے کیوں زیادہ رقم مختص کی گئی ہے، وہاں بھی ہمارے بھائی ہیں لیکن اعتراض کی بات یہ ہے کہ یہ تین اضلاع ہزارہ ڈویژن کے جو Draught میں شامل کئے گئے تھے، یہ بری طرح متاثر ہوئے تھے سر، اور اخبارات میں آیا تھا کہ لوگوں کے مویشی مر گئے تھے، لوگ پانی پہاڑی علاقے سے جو زیر زمین اور میلوں دور سے لاتے تھے اور اب یہ سکیم جو چلی ہے تو اس میں بے پناہ قسم کی ناانصافی ہوئی ہے کہ تین اضلاع کے لئے انتہائی کم رقم رکھی گئی ہے۔ ان کو چاہیے تھا کہ یہ Equally distribution کرتے یا کوئی ایسا فارمولا اختیار کیا جاتا کہ کسی کی دل شکنی نہ ہوتی۔ اس میں چونکہ ایک این جی او کا فنڈ تھا اور اس سے Draught ختم کرنے کا منصوبہ تھا، تو میری گزارش ہے کہ اس پر نظر ثانی کی جائے۔

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نوابزادہ طاہر بن یامین صاحب۔

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب! یہاں یہ لسٹ جو ہے تو میرا اسی سوال میں ضمنی سوال ہے کہ یہ سیریل نمبر ایک پر دیا گیا ہے کہ Flood Distributor at Tank Zam Pirkach اور اس کے لئے Chowa and Sidqi 17.264 million rupees مختص کئے گئے ہیں۔ سیریل نمبر دو میں ہے Flood Distributor at Tank Zam Takwara اور تھرڑ میں ہے Flood

جناب والا! یہ میرا حلقہ ہے اور وہی پر یہ Distributor at Tank Zam Lora and Kiryani کام انہوں نے کہا ہے کہ یہ فنڈز الاٹ کئے ہیں لیکن میری معلومات کے مطابق اور میں خود بھی وہاں موقع پر گیا ہوں، وہاں کام نہ ہونے کے برابر ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ آیا یہ سارا کام Within time frame مکمل ہو جائے گا یا یہ بھی ایک Eye wash ہے جی؟

جناب سپیکر: شہزادہ گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): تھینک یو، سر! میں یہاں یہ گزارش کرتا چلوں کہ چونکہ اب تقریروں کا سلسلہ اس میں شروع ہو چکا ہے I would not like to make a speech on it لیکن چونکہ ۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: لیکن پھر بھی کر رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: لیکن اضلاع کے مسائل سے متعلق ایک ڈسکشن آگئی ہے اور کچھ ہاؤس کو انفارم کرنے کی بجائے جس طرح اسرار اللہ خان گنڈاپور نے کہا کہ Dis-inform کیا جا رہا ہے، انفارمیشن صحیح معنوں میں مہیا نہیں کی جا رہی تو ہمارے یہاں بڑے ذمہ دار سینیئر وزیر ہیں جو اس محکمے سے متعلق ہیں تو ان سے بھی میری گزارش ہوگی اور دوسرا میں یہ کہونگا کہ انہوں نے خود کہا کہ کچھ فیصلے ایسے ہو چکے ہیں جن میں حقداروں کو حقدار نہیں ٹھہرایا گیا اور کچھ Disparities ایسی آئی ہیں، تو میں یہاں یہ گزارش کرونگا کہ Mansehra was also a part of this programme لیکن مانسہرہ کو اس سے بہت Early stages میں پھر نکال دیا گیا۔ مانسہرہ ایک ایگریکلچرل ڈسٹرکٹ ہے Producing one of the finest tobacco in the world اور وہاں اکثر اور بیشتر علاقہ بارانی ہے سر! ہماری یہ استدعا ہے کہ انہوں نے خود ایڈمٹ کیا ہے کہ آن دی فلور آف دی ہاوس کہ کچھ باتیں ایسی ہوئی ہیں، کچھ فیصلے ٹھیک نہیں ہوئے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ اگر دونرز نے یہ پیسے دیئے ہیں تو ہم اس پر ان کو Interest دینگے۔ ہم اپنے خون پسینے کی کمائی اس میں دینگے، ہم نے ادھارا گر لیا ہے تو جب ہم یہ ادائیگی کرینگے تو پھر ایسے پیسے جو کہ قرض کے طور پر لئے جانے ہوں، یہ یقینی بنانا چاہیے کہ وہ استعمال ٹھیک ہوں کیونکہ وہ قرضہ ہے، انہیں

ہم اسطرح سے غلط فیصلے کر کے نہیں اڑا سکتے اگر گر کوئی غلط ہوا بھی ہے تو اس پر بیٹھ کر سوچا جائے، اسے Review کیا جائے کیونکہ یہ کوئی قرآن کا حرف نہیں ہے، ہمارے صوبے کا پروگرام ہے اور اسے ہم صوبے کے وسیع تر مفاد میں استعمال کرینگے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

محترمہ شگفتہ ناز: جناب سپیکر! اس پروگرام میں جیسا کہ ہمارے بھائی نے بھی کہا کہ مانسہرہ کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا حالانکہ آپ اگر دیکھیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Repetition کی ضرورت نہیں ہے۔ جب بات ہو گئی تو ہو گئی۔

محترمہ شگفتہ ناز: سر! آپ سن تو لیں۔ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ شگفتہ ناز: سر! ضلع مانسہرہ کی سڑکوں میں علاقہ پکھل کی سڑکوں کی حالت زار کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں اور چونکہ اس پروگرام میں پانی کے ذخائر کے علاوہ سڑکوں کی تعمیر و ترقی کا کام بھی شامل تھا تو جب آپ نے اتنے اضلاع کو دیئے تو آپ نے پھر ضلع مانسہرہ کو کیوں یہاں نظر انداز کیا؟ آپ کو علاقہ پکھل بالکل بھول گیا اور کیا آپ اس کی اہمیت سے ناواقف ہیں؟ (تالیاں)

جناب سپیکر: قاضی محمد اسد خان صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: بہت شکریہ سپیکر صاحب! گزارش یہ ہے کہ یہ پیسے خشک سالی کی امداد کے لئے آئے تھے، تو سڑکیں بنانے کی کہاں سے اجازت ہو گئی؟ اور سڑکیں اگر بنانی تھیں تو کیا ان پر موٹر ٹینکر انہوں نے گزارنے تھے؟ اس چیز کو سپیشل کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور ہمیں اس کا جواب چاہیئے کہ آپ کے پاس Assistance خشک سالی کے لئے آتی ہے، پانی کے ذخائر، واٹر چینلز کی لائیننگ اور ٹیوب ویلز کھودنے کے لئے آتی ہے اور یہاں پر خود بخود آپ نے پیسے مختص کر دیئے سڑکیں بنانے کے لئے تو یہ کس کی اجازت سے ہوا ہے؟ اسکو برائے مہربانی سپیشل کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب! قاضی صاحب! بہت Aggressive معلوم ہو رہے ہیں آپ ہری پور میں پانی کا اہتمام کر رہے ہیں؟

قاضی محمد اسد خان: سر! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں پر واقعی خشک سالی ہے اور سب سے کم پیسے بھی ہری پور کے لئے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: دوسروں پر قدغن نہ لگائیں نا۔

سینیئر وزیر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب قاضی واقعی آج بڑے Aggressive ہیں۔

جناب سپیکر: جی، Aggressive ہیں۔

سینیئر وزیر: ذرا پتہ چلانا پڑیگا کہ اس کے پیچھے کیا عوامل ہیں (قہقہے) بہر حال میں عرض کرنا چاہتا ہوں ایک تو میں نے جناب سپیکر صاحب، ڈیپارٹمنٹ سے کہا ہے اور میں اس موقف کا قائل ہوں کہ جسطرح اسرار اللہ گنڈاپور صاحب نے بات کی ہے صحیح معلومات فراہم نہ کرنے کی، میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی جو فائلز ہیں وہ کوئی ایٹم بم کا راز نہیں ہیں، اس لئے جتنا ایک سینیئر منسٹر مخلص ہے اتنا اسمبلی کا ہر ایک ممبر مخلص ہے اور کسی قسم کی معلومات کو اپنے پاس رکھنا اور دوسروں کو نہ بتانا، یہ نہیں ہونا چاہیئے، ہمارا اصول نہیں ہے اور جو معلومات ان کو درکار ہوں خود جا کر کسی بھی جگہ بیٹھ کر، وہ اس کو مل سکتے ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس ایوان سے موزوں جگہ اور کوئی نہیں ہے۔

(تالیاں)

سینیئر وزیر: بالکل جی، دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مشتاق غنی صاحب نے کہا کہ کچھ اضلاع کو زیادہ رقم دی گئی ہے اور کچھ کو کم دی گئی ہے، تو اتنا ضرور میں وضاحت کرونگا کہ یہ اس دور میں نہیں ہوا ہے، یہ اس دور میں ہوا جس کو مشتاق غنی صاحب بڑا اسپورٹ کرتے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: معترف ہیں۔

سینیئر وزیر: جی معترف ہیں لیکن پھر بھی خیر میں اس پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس ضلع کو زیادہ پیسے دیئے گئے ہیں، وہاں کچھ ڈیم بننے ہیں، جسطرح چار ڈیم جنوبی اضلاع میں بننے ہیں اور اس میں گیارہ لاکھ ایکڑ زمین ایسی ہے جن کو اگر پانی دیا جاتا ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 32 کروڑ روپے کرک کے لئے ہیں۔

سینئر وزیر: ہاں جی، تو میاں نثار گل صاحب تشریف فرمائیں، اس میں نریاب ڈیم ہے، اس میں شرقی ڈیم ہے، چن غوزہ ڈیم ہے اور کنڈرو ڈیم ہے تو ان ڈیموں کے لئے پیسے زیادہ اس لئے رکھے گئے ہیں کہ اگر کم کرتے ہیں تو پھر وہ مقصد پورا نہیں ہوتا۔ میں آخیر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تو پرانے پراجیکٹس ہیں جو تقسیم ہیں لیکن ان کے لئے کوئی دوسرا پیسہ اگر آتا ہے تو وہ تمام علاقے جن میں کسی وجہ سے ان کا حصہ کم رہ گیا ہے، انشاءاللہ ان کو آئندہ کے لئے Compensate کرینگے۔

جناب سپیکر: جی۔ نیکسٹ

(قطع کلامیاں)

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! سینئر منسٹر صاحب نے بات کی ہے، میں ایک عرض کرونگا کہ ڈیموں کی بہت سی باتیں انہوں نے کی ہیں اور جنوبی اضلاع کے لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان کو ڈیمز مل جائیں گے۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب شاد محمد خان: جناب سپیکر! زما والا واورہ۔

جناب سپیکر: جناب شاد محمد خان۔

جناب مشتاق احمد غنی: ایک ڈیم ہمارے شہر کو بھی ملا تھا نوروجیہ ڈیم اسی سکیم میں لیکن اس حکومت کے دور میں وہ ختم کر دیا گیا۔ تو یہ میں ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: جناب شاد محمد خان۔

جناب شاد محمد خان: عرض مے دا کولو جی (تالیاں) زما طبع دہ زہ خم۔ خود ژنړو د چائے خیال اوکړہ چې دغہ مو هیر نہ شي۔

(تالیاں)

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

688_ قاری محمد عبداللہ: کیا وزیر زکوۃ و عشر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں مستحقین میں زکوۃ کی رقم تقسیم ہوئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ہنگو میں زکوۃ کی رقم کا آڈٹ ہوا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

i)`۔ مذکورہ ضلع کے ضلعی چیئرمین سمیت تمام چیئرمینوں کے نام بمعہ وارڈ اور مستحقین کی تعداد بمعہ وارڈ کی تفصیل۔

ii) مذکورہ ضلع میں سالانہ کل کتنے افراد کو کتنی مرتبہ زکوہ ملتی ہے، کی تفصیل۔

<u>وزیر زکوۃ وعشر</u>:۔(الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ج) ہنگو کی ضلع زکوۃ کمیٹی کے موجودہ چیئرمین جمیل احمد صاحب ہیں جن کی نامزدگی سہ سالہ مدت معیاد کے لیے 13-11-2001 کو ہوئی تھی۔ دیگر تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو۔

ii) ششماہی بنیاد پر سال میں درج ذیل شرح سے دو مرتبہ زکوۃ دی جاتی ہے۔

الف۔ گزارہ الاؤنس -/500 روپے ماہوار۔

ب۔ تعلیمی وظائف۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گی)

مقامی زکوۃ کمیٹی وار مستحقین کی سالانہ تعداد کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں میں ملاحظہ ہو۔

741_<u>جناب شوکت حبیب</u>: کیا وزیر زکوۃ وعشر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 37 میں زکوۃ کے چیئرمین موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:۔

1۔ گزشتہ تین سالوں میں جن لوگوں کو زکوۃ دی گئی یا آبادکاری کی گئی ہے کے نام اور رقم کی حلقہ وار تفصیل۔

2۔ چیئرمینوں کے ناموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے۔

<u>وزیر زکوۃ وعشر</u>: (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 37 میں زکوۃ کے چیئرمین موجود ہیں۔

(ب) جن لوگوں کو گذشتہ تین سالوں میں زکوۃ کی رقم دی گئی ہے ان کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں موجود ہے۔

ii) چیئر مینوں کے ناموں کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں موجود ہے۔

746_جناب محمد ارشد خان: کیاوزیرزکوۃ وعشرازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:۔

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع چارسدہ کی مختلف یونین کونسلوں میں زکوۃ کمیٹیاں قائم ہیں؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمیٹیوں کے ذریعے زکوۃ کی رقم تقسیم ہوتی ہے؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ ایم ایم اے کی حکومت آنے کے بعد ضلع چارسدہ میں کرپشن کی بنیاد پر زکوۃ کمیٹیاں توڑدی گئی ہیں؟

(د) اگر(الف)تا(ج)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

i) مذکورہ زکوۃ کمیٹیوں کی تعداد اور ہر کمیٹی سے گذشتہ تین سالوں میں جتنی زکوۃ تقسیم ہوئی ہے کی تفصیل؟

ii) مذکورہ ہر کمیٹی سے مختلف مدوں میں کن کن مستحق افراد کو زکوۃ ادا کی گئی ہے کی تفصیل؟

iii) مذکورہ دور حکومت میں کتنی زکوۃ کمیٹیاں کرپشن کی بنیاد پر توڑدی گئی ہیں نیز کتنے زکوۃ چیئر مین برطرف کئے گئے ہیں کی تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب حشمت خان (وزیرزکوۃ وعشر): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ ضلع چارسدہ کی تمام یونین کونسلوں میں زکوۃ کمیٹیاں قائم ہیں۔

(ب) جی ہاں۔یہ بھی درست ہے۔

(ج) جی ہاں۔ مذکورہ مدت کے درمیان کرپشن کے الزامات ثابت ہونے پر درجہ ذیل چار کمیٹیاں توڑدی گئی ہیں۔

!۔ قائدآباد نمبر1، 2۔ قائدآباد نمبر2۔ 3۔ڈھیری سکندر خان 4۔صدر گڑھی۔

کرپشن کی بنیاد پر جو کمیٹیاں توڑدی گئیں ہیں ان کی تعداد جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے چار ہیں۔گذشتہ تین سالوں میں ہر کمیٹی میں جتنی زکوۃ تقسیم ہوئی ہے اس کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں موجود ہے۔

ii) مذکورہ ہر کمیٹی سے مختلف مدوں میں جن مستحق افراد کو زکوۃ کی رقم دی گئی ہے ان کی تفصیل اسمبلی کی لائبریری میں موجود ہے۔

iii) مذکورہ دور حکومت میں چار کمیٹیاں کرپشن کی بنیاد پر توڑی گئی ہیں اور 19 چیئر مین برطرف کئے گئے ہیں ان کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں موجود ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: د جمعے ورځ ده جی۔ جن معزز اراکین نے رخصت کے لئے درخواستیں بھیجی ہیں، بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں اسمائے گرامی۔ جناب وجیہہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ آفتاب شبیر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، اور جناب افتخار احمد خان جھگڑا صاحب، ایم پی اے آج سے تا اختتام اجلاس کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr.Speaker: Item No7 Maulana Amanullah Haqani MPA, to please move his call attention Notice No 543 in the House. Maulana Haqani MPA, please

مولانا امان اللہ: شکریہ، جناب سپیکر! "ایوان کی توجہ ایک اہم اور بنیادی نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حکومت معاشرے میں لاقانونیت اور افراتفری روکنے کے لئے مختلف قوانین بناتی ہے جس پر سرکاری مشینری کے ذریعے عملدرآمد کراتی ہے اور اس مقصد کے لئے نئے ٹریفک قوانین میں مختلف سزائیں تجویز کی گئی ہیں، جن میں متعلقہ ٹریفک پولیس اہلکار کو کم از کم تین سو روپے پرچہ دینے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس اختیار سے پولیس اہلکار ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے قانون توڑنے یا پابندی نہ کرنے والے شخص کو بلیک میل کرکے پچاس یا سو روپے لیکر اپنی جیب میں ڈالتے ہیں اس طرح مزید لاقانونیت اور رشوت کا دروازہ کھول دیا گیا ہے "جناب سپیکر! دا مسئله چې کومه ما ستاسو مخکښې بیان کړه د دې ایوان په مخکښې، دیکښې اصل کښې زیاته مسئله چې

جوړه کړې ده هغه هغه حوالداران او چې کوم کانسټيبلان دي چې هغوی ته د انسپکټرانو ګلونه لګولے شوي دي------

(قطع کلامی)

جناب مختیار علی: جناب سپيکر صاحب! يو خو داده چې نن دے هاوس نه خو داسې يو دغه جوړ شوې دے د خط و کتابت تبادله پکښې هم کيږی او دا ټول داسی Disturbanceغوندې دے۔

جناب سپیکر: جب معزز اراکین اسمبلی تعاون نہیں کرینگے تو میں یہاں اسمبلی کے اندر پولیس کے ذریعے تو آرڈر، مطلب یہ ہے کہ یہ تو ان کی اپنی ذمہ داری ہے، لہذا میں استدعا کرونگا کہ ہاؤس کے Decorum کو برقرار رکھا جائے۔ ظفراللہ خان صاحب، پلیز اپنی سیٹ پر چلے جائیں، میرے خیال ایک گھنٹہ رہ جاتا ہے تو آپ کل صبح یعنی دس بجے تک ربانی سے ملاقات کرسکتے ہیں۔جی، مختصر۔

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر صاحب! د ټريفک باره کښې دا قانون خو د عوامو د سهولت د پاره جوړ شوې وو چې عوامو ته يو سهولت وی ليکن اوس چې پوليس ټريفک اهلکار کوم طريقه کار کوی نو هغې کښې د سهولت په ځائے عوامو ته يو لوئے زحمت جوړ شوې دے او د هغې جی اصل وجه داده چې د پوليس اهلکارانو پروموشن کيږی نه، نو حوالدارانو، کانسټيبلانو ته ئے د انسپکټر ګلونه لګولی دی،هغوې بے ځايه پرچے کټ کړی او بے ځايه طريقے سره چې کوم مقصد دې، هغه ورته نه حاصليږی او د رشوت بازار ئے ګرم کړے دے لهذا د پوليس د يو په صحيح طريقه سره پروموشن اوشی او بل دا چې د دې تدارک د پاره دے يو سدباب لار جوړه کړے شی۔

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب! کال اټينشن نوټس دے دغه کوی، Minister concerned واورئی نور ډسکشن ضرورت نشته۔

جناب امانت شاہ: که لږ غوندې ډسکشن پرے اوکړو جی معمولی جی

جناب سپیکر: د جمعه ورځ ده،ايجنډا ډيره پرته ده کنه د جمعه ورځ ده امانت شاه صاحب پليز۔

جناب سراج الحق (سینئیر وزیر): جناب سپیکر صاحب ! جہاں تک مولانا حقانی صاحب کی پروموشن کا تعلق ہے تو وہ تو رشوت کیساتھ منسلک نہیں ہونی چاہیئے۔ پولیس کا طے کردہ اپنا ایک طریقہ کار ہے اور اگر کسی جگہ پر رشوت کا ان کو پرابلم ہے یا مسئلہ ہے تو Identify کرلیں انشاءاللہ اس پر ہم ایکشن لینگے۔

جناب سپیکر: یہ جرمانے کے بارے میں۔۔۔۔

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر صاحب! ماوئیل چې دا رشوت خبره اوکړه په دے وجه چې حوالدار وی او کانسټیبل وی نو هغه هرے طریقے سره غلط کار کوی چې یو زمه دار سړے وی او د انسپکټر د عهدے سړے وی نو دا اختیار خو هغه ته دے نو هغه به بیا په طریقه سره کار کوی هغه به د رشوت بازار نه گرمه وی۔

سینئر وزیر: جناب سپیکر صاحب ! یہ اگر اصول بن جائے کہ رشوت اس وقت ختم ہو گی جب سب لوگوں کو ترقی دی جائے تو یہ بہت عجیب اور گھمبیر مسئلہ بن جائے گا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اگر کہیں Particular کوئی مسئلہ ہے تو وہ ہمیں بتائیں تاکہ ہم اس پر ایکشن لے لیں جی۔

Mr. Speaker: Next.Mrs Naima Akhtar MPA, to please move her call attention Notice No 548, in the House, Mrs Naima Akhtar Sahiba, MPA, please.

محترمہ نعیمہ اختر: شکریہ جناب سپیکر! جس طرح ایم ایم اے کی حکومت بہت سی بری اور غیر اسلامی رسموں کے خلاف صف آرا ہے، اس لئے ہم بھی ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ میں اس معزز اسمبلی کی توجہ اس ضروری امر کی جانب دلانا چاہتی ہوں کہ چونکہ دسمبر کا مہینہ ختم ہونے والا ہے اور انگریزی کلینڈر کے مطابق نیا سال شروع ہونے والا ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایک غلط رسم پروان چڑھ رہی ہے، وہ نئے سال کے شروع میں نیو ائیر نائٹ منانے کی ہے جس میں بہت سی فحاشی اور شباب کباب کی محفلیں سجائی جاتی ہیں۔اس لئے اس کی خصوصی روک تھام کے لئے انتظامات کئے جائیں اور اس کے لئے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی جائے اور اس رات ہم تمام مسلمانوں کو اللہ تعالی کی عبادت اور اللہ کی رضا کے لئے اس کا ذکر کرنا چاہیئے تاکہ نیا سال ہمارے سارے پاکستانی اور سارے مسلمانوں کے لئے خیر و برکت اور خوشیوں کا سال ثابت ہو۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر سر! اگر مجھے اجازت ہو تھوڑی سی بات کرنے کی، آپکی اجازت سے ،آپ کی اجازت سے، انہوں نے توکال آٹینشن دی ہے ہم تو اس کو نیا سال مانتے ہی نہیں ہیں، ہمارا اسلامک کلینڈر ہے اور اس کے حساب سے ہمارا نیا سال چلتا ہے (تالیاں) یہ شاید ان لوگوں کے لیے ہے جو مسلمان ہوتے ہوئے بھی بے راہ روی کا شکار ہیں لیکن حیرت یہ ہے کہ ہم اس صوبے میں بڑا زور ڈالتے ہیں، دیکھیں لاہور، منصورہ کتنا قریب ہے، وہاں کوئی کچھ نہیں کر سکتا (تالیاں) تو سارا زور ادھر ہی، بے راہ روی والوں کو اللہ ہی ٹھیک کرے گا بندہ نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نعیمہ اختر: سر! میں نے کہا ہے کہ انگریزی کلینڈر کا سال شروع ہو رہا ہے میں نے یہ لکھا ہے اپنے نوٹس میں کہ انگریزی کلینڈر کے مطابق۔۔۔۔

جناب سپیکر: انگریزی کلینڈر کے مطابق۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر! صوبے میں حسبہ فورس موجود ہے وہ کسی کو ایسا کام نہیں کرنے دیگی۔ I hope۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

جناب پیر محمد خان: زه یو دوه الفاظ عرض کوم۔ زمونږه یوے خور چې کوم دغه پیش کړونو هغه په ښه انداز په ښه نیت باندې پیش کړے دے ، خپل کال اټنشن او دوئ هم ښه تجویز پیش کړو نو هغوې د دې انګریزی حساب چې کړے دے ، په دے ئے کړے دے چې دا نیو ائیر چې مناویږی هم په دے انګریزی حساب مناویږی په اسلامی نه مناویږی که هغه اسلامی والا وے نو دا مذهبی خلق دی، دوئ هغه ځیز نه مناویئ (تالیاں) دوئ چې مناویئ نو دوئ په دارالعلوموا او په هغه طریقه مناوئ۔ دے وجه نه د دوئ دا اعتراض چې دے لږ غوندې کمزورے دے۔۔۔۔

(تالیاں)

: جناب سراج الحق صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: سر

جناب سپیکر! میں اس پر ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 31 دسمبر کو یہ خطرہ، بہن نے اگر ہم سب کو بتایا تو بہتر ہو گا، اسمبلی کو اکھٹا کریں، 31دسمبر کو ہمارا کھانا کریں۔

(تالیاں، قہقہے)

جناب سپیکر: تجویز معقول ہے۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! -----

(قطع کلامی/شور)

محترمہ منیبہ شہزادہ منصور الملک: جناب! نیوائیر کی روک تھام کے لیے ہوٹلوں میں پابندی لگائی جائے، یہ اس کی صورتحال ہے (تالیاں) نیوائیر نائٹ پر پابندی لگائی جائے۔

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر: دا وخت مسئله ده جی۔

جناب سپیکر: دا وخت مسئله ده بالکل

سینیئر وزیر: د ایوان وخت بچت کول غواړو، بهرحال دومره زه ضرور اعلان کوم چې مخکښې په شان چې په نوی کال، انگریزی کال په اوله شپه به خلقو کوم شرابونه---

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

سینیئر وزیر: خنگه شرابونه به وو په هوټلو کښې، محفلونه به وو په هوټلو کښې، ناچ گانے به وے په هوټلو کښې---

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ جاوید خان مہمند صاحب۔

سینئیر وزیر: اوس په هغې باندې مکمل پابندی ده او هیڅ چاته ده هغه څیزونو اجازت نه دے ورکړے شوې او ان شاءالله مونږ به د دې مکمل، دا د شریعت حدود دی، په دے باندې مونږه د قائم کولو کوشش به کوؤ۔ هسې هم په شرابو پابندی لګیدلے ده او دلته هیڅ څوک هم هغه کارونه نشی کولے کوم طرف ته چې دوئ اشاره اوکړه۔ باقی مونږ عیسوی کال مطابق هم روان یو او هغه طرف ته چې سواتی صاحبه اشاره اوکړه، ان شاءالله وخت به راشی چې د هغې مطابق به هم دا ټول نظام به روان شی۔ بهرحال زه یقین کوم چې ان شاءالله نوے کال۔۔۔۔

Mr. Speaker: Mr. Anwar Kamal Khan, MPA to please move his call attention notice No. 557 in the House. Mr. Anwar Kamal Khan, please.

جناب انور کمال خان: شکریہ جناب سپیکر!

"میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع لکی مروت میں سال 1993 میں ایک نہر احسان پور کینال کے نام سے کروڑوں روپے کی لاگت سے تعمیر کی گئی جس سے علاقہ احسان پور کو پانی دینا مطلوب تھا لیکن اس دس سالہ عرصہ میں علاقہ کے لوگوں کو پانی نہیں دیا گیا جس سے تقریباً تیس پینتیس ہزار کینال زمین بنجر ہونے کا خدشہ ہے"

جناب سپیکر! 1993 میں، آپ کو جیسے علم ہے کہ لکی مروت ویسے بھی ایک پسماندہ علاقہ ہے اور وہاں پر پینے کے پانی کا مسئلہ بھی ہے اور ایریگیشن کا تو کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا، لہذا ہم نے اس وقت کی حکومت کو یہ تجویز دی تھی کہ دریائے کرم سے ایک لفٹ، لفٹ سکیم تو نہیں تھی، ایک گریویٹی سکیم تھی کہ اس سے آپ ایک نہر نکال کر علاقہ احسان پور جو کہ اس سے تقریباً چھ سات آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے کو سیراب کیا جا سکے۔ اس نہر پر جناب والا، تقریباً کم و بیش پانچ چھ کروڑ روپے لگ چکے ہیں۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اس نہر میں ابھی تک پانی دستیاب نہیں ہے اور علاقہ تقریباً تقریباً بنجر ہونے والا ہے تو میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ وہ اسکی مکمل چھان بین کرے۔ اس پر تقریباً اتنا پیسہ لگ چکا ہے کہ اور یہ پیسہ جو ہے آپ جیسے سمجھتے ہیں کہ یہ ایک غریب صوبہ ہے اور اس پر اتنی بڑی لاگت آئی ہے تو کم از کم اس نہر سے کچھ نہ کچھ لوگ تو فائدہ حاصل کر سکیں۔ لہذا یہ استدعا ہے کہ احسان پور نہر پر ذرا غور کریں جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سراج الحق سینیئر وزیر: انور کمال خان کا مسئلہ اہم ہے، انہوں نے جو مسئلہ اٹھایا ہے امید ہے وہ واقعی صرف اسمبلی میں اٹھانے تک محدود نہیں رہے گا۔ اس کے بعد بھی وہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ تعاون کرینگے، ڈسکس کرینگے اور جو بھی ممکن راستہ ہو وہاں فراہمی آپ کے لیے ان کا ساتھ ہم دینگے۔

مسودہ قانون شمال مغربی سرحدی صوبہ ملازمت سے برطرفی (خصوصی اختیارات) (ترمیمی) بل 2003 کو فوری طور پر زیر غور لانا اور پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Next item. Item No 8 and 9. The Honourable Minister for Law and Parliamentary affairs…..

(Interruption)

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, The Chief Minister has introduced this bill. I think on behalf of the Chief Minister…..

Mr. Speaker: Who is responsible, on behalf of the Chief Minister, the Honourable Minister for Health, NWFP to please move that the North West Frontier Province Removal from service (Special Powers) (Amendment) Bill, 2003 may be taken into consideration at once? The Honourable Minister, on behalf of Chief Minister. Honourable Minister for Health and Population Welfare, please.

Mr. Inayatullah: (Minister for Health) Thank you sir.

Sir, I beg to move, on behalf of the Chief Minister, N.W.F.P, that Removal from Service (Special Powers) (Amendment) Bill, 2003 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Removal from Service (Special Powers) (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. On behalf of the Chief Minister, the Honourabe Minister for Health and Population Welfare N.W.F.P, to please move his amendments in clause 1 of the |Bill. Honourable Minister, please.

Mr. Inayatullah (Minister for Health): Sir, I beg to move, on behalf of the Chief Minister N.W.F.P that in clause 1 in sub clause (1) before the word "Amendment" the word "Second" may be inserted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the Honourable Minister may be adopted. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment adopted in clause 1 stands part of the Bill along with amendment moved by the |Honourable Minister. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in clause 2 of the Bill. Mr. Abdul Akbar, M.P.A., please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you Mr. Speaker, I beg to move that in clause 2 in sub clause (1) the proviso may be deleted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the Honourable Member, may be adopted. Those who are in favour of it may say ……

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker, if you allow me to speak on my amendment,

تاکہ میں ہاؤس کو بتادوں کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں تو میرے خیال میں یہ اچھا رہے گا۔اس طرح اگر آپ ووٹ کے لیے ڈالیں گے تو Naturally you are in a position and we in Minority, we will be defeated, but let me tell the House that what I want.

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جی۔جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم بل ہے بلکہ میں تو اس کو رنجیت سنگھ کا قانون کہونگا کیونکہ یہ ایسے وقت میں لایا گیا تھا کہ جب یہاں پر جمہوری حکومت نہیں تھی۔چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کو یکسر ختم کر لیتے کیونکہ یہ ایک ایسی طاقت ہے اور ایک ایسا قانون ہے کہ جو ہر سرکاری ملازم کے سر پر ہر وقت لٹکا ہوا ہے لیکن ابھی چونکہ میں اس Amendment کے متعلق بات کرونگا تو اب جناب سپیکر! انہوں نے جو Amendment پیش کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے Governor was the competent authority for all the services. ابھی انہوں نے چیف منسٹر صاحب کو بھی جو Affairs صوبے کے متعلق ہیں ان میں انہوں نے چیف منسٹر صاحب کو بھی Include کیا ہے اور وہ Competent authority بن گئے ہیں لیکن میرا جو Objection ہے اور میں جو Amendment

لایا ہوں۔ جناب سپیکر آپ اس کو دیکھیں کہ “A person on whom a penalty is imposed, under section 3, may within fifteen days from the date of communication of the order, prefer a representation to” اس Word کو دیکھیں جناب سپیکر۔ “prefer a representation to the Chief Minister or an officer or authority designated by him, if the order has been passed by an officer or authority authorized by the Chief Minister”

ٹھیک ہے۔ آپ (d) کو دیکھیں جس میں میری Amendment ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ایک تو چیف منسٹر کو Representation ہو گئی پھر دوسرا ہے کہ The governor or any officer or Authority designated by him in any other case ٹھیک ہے لیکن آپ جناب سپیکر! Proviso کو دیکھیں جس کو میں Delete کرنا چاہتا ہوں اور جس کے لئے میں Amendment لایا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: you are talking about clause 3.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Yes, provided that in relation to the employees of universities incorporated by law in the North West Frontier province, in respect of which the Governor is the chancellor, the North West Frontier Province Text Book Board, the North West Frontier Province Board of Technical Education and the Boards of Intermediate and secondary Education in the North West Frontier Province, the Competent authority shall mean the Governor.

میں سمجھتا ہوں کہ جی اگر آپ نے ایک Competent authority کو رکھنا ہے تو ایک ہی چیف منسٹر کافی ہے، اب دو Competent authorities ایک صوبے میں آپ کیسے رکھ سکتے ہیں؟ آپ کا Executive Head یا تو چیف منسٹر ہو گا یا گورنر ہو گا۔ اگر چیف منسٹر Executive head ہے تو Naturally جب Competent authority آپ اس کو بناتے ہیں کہ جو بھی سروس سے نکلے گا تو وہ اسکی Competent authority ہو گی۔ تو پھر ایک ہی کر لیں۔ جس طرح پہلے گورنر تھا، ابھی چونکہ جمہوریت آئی ہوئی ہے، یہاں پر اسمبلی موجود ہے، یہاں پر چیف منسٹر موجود ہیں تو جب آپ کر رہے ہیں تو پھر ایک Competent authority رکھیں۔ یہاں پر دو Competent authorities رکھنے کی

میرے خیال میں کوئی ضرورت نہیں۔اس لئے میں نے یہ کہا ہے کہ Proviso کو delete کیا جائے اور صرف چیف منسٹر Competent authority رہیں گے۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ گورنر چونکہ یونیورسٹیز ایکٹ کے تحت یونیورسٹی کے چانسلر ہیں اور اس طریقے سے وہ ٹیکنکل بورڈ اور بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے کنٹرولنگ آفیسر ہیں۔ تو یہ اختیار ان کے پاس انہی ایکٹس کے ذریعے سے ہے اور اگر ان میں Amendment propose کی جائے تو میرے خیال میں یہ الگ مسئلہ ہے۔ اس وقت یہ انہی Acts اور انہی قوانین کے تحت گورنر کے پاس Already یہ اختیار موجود ہے۔ ایک تو بورڈز کے وہ کنٹرولنگ آفیسر ہیں اور یونیورسٹی کے وہ چانسلر ہیں تو اس بناء یہ ان کی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! پھر Autonomous Bodies اور Corporations کے بھی اپنے Heads ہیں۔ پھر تو ان Competent authority بنائیں۔ پھر تو ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کا اپنا ایک Head ہے اس کو Competent authority بنائیں۔ اس صوبے میں آپ کیا Impression دینا چاہتے ہیں؟ کہ اس صوبے میں دو Authorities ہیں؟ اس صوبے میں دو Executive Heads ہیں؟ اس صوبے میں دو ایسے لوگ ہیں جو سب کچھ Deal کرتے ہیں؟ جناب سپیکر! میرے خیال میں باقی کسی جگہ بھی اس طرح نہیں ہوتا کہ آپ دو کو، ایک صوبے میں دو Competent authorities رکھیں۔ میری تو Amendment یہ ہے کہ آپ ایک اتھارٹی رکھیں یا تو پھر ٹھیک ہے گورنر جس طرح پہلے تھے، پھر ان کو رکھیں لیکن politically and democratically یہ غلط ہے۔ چیف منسٹر چونکہ اس صوبے کے ہیڈ ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس چیز پر جائیں کہ چونکہ وہ یونیورسٹی کے چانسلر ہیں، اگر آپ اس پر جائیں کہ وہ ٹیکنکل بورڈ کی کنٹرولنگ اتھارٹی ہیں تو پھر تو بہت سی چیزیں، کنٹرولنگ اتھارٹی بہت سی ہیں۔ پھر وہ ساری Competent authorities بن جائیں گی۔ Competent authority تو صوبے میں ایک ہونی چاہیئے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر ہمارا Contention یہ ہے کہ قانوناً ان کے پاس اختیارات ہیں جو یونیورسٹیز ایکٹ کے ان کے پاس اختیارات ہیں اس طریقے سے بورڈز کے بھی کنٹرولنگ آفیسر وہ قانوناً ہیں تو دوسرے

قانون کے تحت ان کے پاس یہ اختیارات ہیں۔ کس طریقے سے ہم اس Amendment کے ذریعے سے ان کو ہٹا سکتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، ٹھیک ہے جی منسٹر صاحب کی بات میں مانتا ہوں۔

وزیر صحت: سر! مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ اور دوسرے صوبوں کے اندر بھی یہی روایت ہے کہ گورنر ہی انہی یونیورسٹیز کے چانسلرز ہوتے ہیں اور یہ اختیارات اسی کے پاس ہوتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں یونیورسٹی کے چانسلر کی بات نہیں کر رہا جناب سپیکر، میں تو جی، Removal from service کا جو Ordinance ہے، یہ الگ ایک specific قانون ہے۔ چانسلر کا جو ایکٹ ہے یا یونیورسٹی کا جو اپنا ایکٹ ہے یا Board of intermediate کا جو اپنا ایکٹ ہے، وہ تو الگ ہے۔ لیکن یہ تو الگ ایک قانون ہے۔ اس کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ تو Removal from service کا قانون ہے۔ اس کا نہ تو یونیورسٹی ایکٹ کے ساتھ کوئی تعلق ہے، بالکل گورنر صاحب چانسلر ہیں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کے وہ اختیار مند ہیں لیکن یہ تو بالکل الگ قانون ہے۔ آپ اس کو اس کے ساتھ نتھی نہ کریں، اس کو اکٹھا نہ کریں۔ یہ Removal from service کا بالکل Separate قانون ہے اس میں Competent authority، میری تو یہ درخواست ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب! اس سلسلے میں تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے یہ فرما رہے ہیں، ایک بات کی یہ وضاحت کر دیں کہ جیسے یونیورسٹیز کے پروفیسرز ہیں یا بورڈز کے چیئرمین ہیں یا کنٹرولرز ہیں یا دوسرے لوگ ہیں وہ بھی تو سروس میں ہیں۔ اور ان کو سروس سے جب Remove کیا جائے گا تو ان کی اتھارٹی کون ہوگی؟ چونکہ گورنر وہاں پہ اتھارٹی ہیں اور دوسری طرف جو باقی محکمے ہیں انکے چیف ایگزیکٹو C.M ہیں۔ اس لئے اگر آپ گورنر کو ہٹاتے ہیں تو پھر وہ محکمے بھی آپکو C.M کو دینے پڑیں گے۔ آخر کوئی تو ان کی کنٹرولنگ اتھارٹی ہوگی، تو پھر تو سارے قوانین میں آپکو ردوبدل کرنے کی ضرورت ہوگی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! کنٹرولنگ اتھارٹیز ہر ڈیپارٹمنٹ کی ہوتی ہیں۔ پھر آپ ہائی کورٹ کیوں جاتے ہیں؟ سزا تو ہائی کورٹ دیتا ہے، سزا تو سیشن جج دیتا ہے؟ یہ تو سزا کا آرڈیننس ہے یا لاء ہے۔

جناب سپیکر: اس سے تو وہ راستہ تو بند نہیں ہوتا۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، جناب! وہ تو چلتا رہے گا۔ چانسلر کے پاس جو اختیارات ہیں۔

جناب سپیکر: بہر حال مؤقف آپ کا آگیا ہے۔ اب بات Clear ہے اور مطلب یہ ہے کہ آپ سے استدعا کی جائے۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ میں Withdraw نہیں کرتا سر، یہ آپ دیکھیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو میں نہیں کہتا، یہ تو۔۔۔۔

وزیر صحت: یو ریکوسټ او کړم۔

جناب سپیکر: ہاں۔ جی۔

وزیر صحت: حکومت کا مؤقف اس سلسلے میں سامنے آگیا ہے۔ اور حکومت اس کو مناسب سمجھتی ہے کہ چونکہ گورنر یونیورسٹیز کے چانسلر ہیں اور بورڈز کے کنٹرولنگ آفیسر ہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ یہ Power انہی کے پاس رہیں اور میں عبدالاکبر خان صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اپنی amendment واپس لے لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں اس کو واپس نہیں لیتا بلکہ یہ میرا حق ہے کہ صوبے کے جو Elected Leader of the House ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ he is the only competent authority and I stress on my amendment and if you want, put it to the vote.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable member may be adopted?

مطلب دا دے عبدالاکبرخان چې کوم Amendment ورکړے دے۔ دے په هغې باندې Insist کوی چې خواه مخواه دا تبدیلی د اوشی۔ اوس دا دهاؤس نه تپوس کیدے شی چې د ده دا Amendment دے مطلب دا دے چې دے قانون کښې د دا تبدیلی راشی او که را د نه شی؟ چې څوک وائی دا مؤقف د عبدالاکبرخان، those who are in favour of it may say “Yes” چې څوک د عبدالاکبرخان د مؤقف تائید کوی هغه د هاں اووائی۔

Voices: ‘Yes‘

چې څوک د دې مؤقف تائید نه کوی هغه د په نه کښې جواب ورکړی۔

Voices: “No”

جناب عبدالاکبر خان: دا هیڅ پته نه لګی۔دا خو تاسو ووټ ته واچوئ جی، هله به ئے پته لګی۔

جناب سپیکر: چې څوک د عبدالاکبرخان د مؤقف تائید کوی، هغه د په خپلو سیټونو باندې ودریږی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(تحریک مسترد کی گئی)

Mr. Speaker: The 'Noes' Have it. The amendment moved by Honourable Abdul Akbar khan is rejected and clause 2 stands part of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ انہوں نے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar khan , M.P.A, to please move his amendment in clause 3 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, M.P.A, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to move that in clause 3, Para (c) may be deleted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that ……

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I want to say something about this.

جناب سپیکر: یار وخت، تا ته حق شتے۔

جناب عبدالاکبر خان: چې هغه ووټ ته واچوے نو بیا پکښې څه پاتے شو ؟

جناب سپیکر: څه، موشن وایونو بیا تاسو د غه کوؤکنه۔ The motion before the House is that the amendment moved by the honourable member may be adopted? تاسو وئیل څه غواړئ ؟

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I want to speak.

جناب سپیکر: مخکښې د تقریر پرے کړے دے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں اصلی بات پر تو نہیں آیا تھا۔اس میں جی یہ لکھا ہے کہ Provided that The Governor, آپ ذرا (C) کو دیکھیں سر،اس میں ہے کہ where the order, sorry sir where an order as competent authority has been passed by the chief

اب سر! اس میں دیکھیں کہ اگر چیف منسٹر کرتا ہے تو اس کے خلاف آپ گورنر کے پاس Minister. جائیں لیکن اگر گورنر کرتا ہے تو بھی آپ گورنر کے پاس جائیں گے اور پھر کیسے جائیں گے۔ آپ Proviso کو دیکھیں جو (b) کی Provisio ہے "provided that where the order has been made by the Governor, such person may within the aforesaid period, submit a presentation" "Word" کو دیکھیں جناب سپیکر، "presentation to the Governor" یعنی وہاں پر تو چیف منسٹر کو Representation ہو گی اور یہاں پر پھر گورنر کرے گا تو گورنر کو Presentation ہو گی اور پھر جب چیف منسٹر کرے گا تو پھر بھی گورنر کو representation ہو گی۔ جناب سپیکر! آپ اتنا تو چیف منسٹر کو نہ گرائیں کہ گورنر اگر آرڈر کرتا ہے، چلیں وہ Amendment تو نہیں مانی،۔۔۔۔(تالیاں)۔۔۔وہ amendment تو نہیں مانی خدا کے واسطے اس Amendment کو تو اس طرح مت کریں۔ یہ Legislation ہے، یہ آپ کے Future کے لئے ہے، اس صوبے کے Future کے لئے ہے۔ آپ کے چیف منسٹر کے خلاف اگر کوئی اپیل میں جائے گا تو گورنر کے پاس جائے گا لیکن گورنر آرڈر کرے گا تو بھی گورنر کے پاس جائے گا اور وہ بھی اپیل میں نہیں، سر، یہ 'representation' and 'presentation' دو الگ الگ Words ہیں، گورنر جب آرڈر کرے گا تو اس کے خلاف اس کو Personally جانا پڑے گا کہ جی میں آیا ہوں، میں نے یہ غلطی نہیں کی، آپ نے جو Allegations لگائے ہیں وہ غلط ہیں لیکن چیف منسٹر کے پاس وہ درخواست بھیجے گا، چیف منسٹر اگر اس کو Reject کرے گا تو وہ پھر گورنر کو درخواست بھیجے گا۔ سر! اس طرح تو یہ کریں۔ یا تو پھر دونوں کو برابر رکھ لیں کہ جس طرح چیف منسٹر کے لئے ہے، اسی طرح گورنر صاحب کے لئے بھی ہونا چاہئے۔ جسطرح گورنر صاحب کے لئے ہے اس طرح چیف منسٹر صاحب کے لئے بھی ہونا چاہئے۔ یہ تو نہ کریں کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ Where the Governor یہ دیکھیں نا سر! آپ (C) کو (I) کے ساتھ دیکھیں، 9 میں جو (I) ہے۔

9(I) A person on whom a penalty is imposed under section 3, May, with in fifteen days from the date of the communication of the order, prefer a representation

پھر کلاز 9 سر! پھر شروع ہوتی ہے۔ (I) کا (c)،(b)،(a)۔ تو کلاز میں جب آپ (c)(I) یہ آئیں گے تو

"(c) The governor, where an order as competent authority has been passed by the Chief Minister."

یعنی چیف منسٹر اگر Competent Authority کی حیثیت سے آرڈر پاس کریں گے تو Presentation میں گورنر کے پاس۔

Mr. Speaker: Order please, order.

جناب عبدالاکبر خان: یہی تو بات ہے سر۔ تو وہ چیف منسٹر کے آرڈر کے خلاف Representation کرے گا گورنر صاحب کو لیکن وہ Proviso آپ دیکھیں، 2(b) کی جو Proviso ہے۔

"Provided that where the order has been made by the Governor, such person may, within the aforesaid period, submit a presentation to the Governor, made by the Governor, to the Governor."

وہ Representation اور یہ Presentation تو میں کہتا ہوں جناب سپیکر! یہ Proviso اور (c) دونوں کو کاٹ دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر صحت: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! حکومت کا موقف یہ ہے کہ گورنر، عبدالاکبر خان صاحب فرما رہے ہیں کہ چیف منسٹر کو اتنا نیچے نہ لائیں، میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ چیف منسٹر کو ہم نیچے نہیں لا رہے ہیں۔ گورنر اس صوبے کے آئینی سربراہ ہیں، آئین اور قانون کے اندر ان کی حیثیت ہے۔ وہ کوئی غیر آئینی عہدہ نہیں ہے۔ بلکہ آئین کی، Constitutional requirement ہے اور ہمارے ملک کے اندر جو کوششیں ہو رہی ہیں کہ Check and balance کا ایک نظام ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے کہ چیف ایگزیکٹیو چیف منسٹر صاحب ہیں لیکن اس میں حکومت کا موقف یہ ہے کہ Appellate Authority گورنر ہونا چاہئے تو اس سلسلے میں یہ حکومت کا مؤقف ہے۔ اور گورنر میرے خیال میں اس صوبے کا آئینی سربراہ ہیں۔ Constitutional Head ہیں، ان کی بھی ایک حیثیت ہے اور چیف منسٹر کی اپنی ایک حیثیت ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہتا کہ گورنر نہ ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں مانتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر گورنر صاحب ایک آدمی کے خلاف ایکشن لیتے ہیں اور پھر وہی آدمی گورنر صاحب کے پاس دفتر میں، کیونکہ Presentation ہے۔ پھر گورنر صاحب کے پاس جاتا ہے کہ جی میرے خلاف یہ

ایکشن آپ نے غلط لیا ہے اور گورنر صاحب کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے میں اس کو واپس لیتا ہوں۔ تو یہ اختیار منسٹر صاحب کو بھی دے دیں نا۔ کہ چیف منسٹر اگر As a Competent Authority ایک ایکشن لیتے ہیں تو جس طرح گورنر صاحب کو یہ اختیار ہے کہ وہ آدمی گورنر کو Presentation کر سکتا ہے تو اسی طرح Presentation چیف منسٹر کو بھی کرے۔ آئے چیف منسٹر کے ساتھ بیٹھے کہ جی آپ نے میرے خلاف جو ایکشن لیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ آپ مہربانی کرکے اس ایکشن کو واپس لیں۔ اس میں کیا قباحت ہے؟ میں تو یہ نہیں کہتا کہ میں گورنر صاحب کے Statues کو کم کرنا چاہتا ہوں۔ میں تو کہتا ہوں کہ جو ادھر ہے جو جو محکمے ان کے پاس ہیں، جس طرح آپ نے خود کہا کہ یونیورسٹیز میں وہ Competent Authority ہیں تو ان کو وہ Deal کریں، جہاں چیف منسٹر ہیں وہاں وہ Deal کریں۔ چیف منسٹر اگر کوئی ایکشن لیتے ہیں تو ان کے پاس Presentation ہو۔ گورنر صاحب اگر کوئی ایکشن لیتے ہیں تو گورنر کے پاس Presentation ہو۔ یا پھر دونوں کے پاس نہ ہو۔ میں تو یہ نہیں کہتا کہ ایک کو کم کریں اور ایک کو زیادہ کریں۔ میں تو کہتا ہوں کہ ایک ہی کر لیں۔

<u>قاضی محمد اسد خان:</u> مسٹر سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے جی کہ اس اسمبلی کو چلتے ہوئے سال ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اور یہ ہی Important بات ہے۔ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کیس میں اگر آپ سمجھیں تو ہم اسمبلی میں اچھی طرح سے Deliberate کر کے تب فیصلہ کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اس پہ Deliberation ہی تو ہو رہی ہے۔

<u>قاضی محمد اسد خان:</u> سر! یہ اچھی Debate نہیں ہے۔ آپ پتہ کریں کہ 70% لوگوں کو سمجھ نہیں آ رہی کہ بات کیا ہے؟ گورنمنٹ اپنا موقف اچھی طرح بیان کرے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> دیکھیں جی میں جو Amendment لاتا ہوں تو اس میں میرا کوئی وہ نہیں ہے، میرا مطلب تو یہ ہے کہ یہاں پر جو بھی Legislation ہو، وہ صحیح طریقے سے ہوتا کہ ہر روز ہم Amendment, Amendment, Amendment, نہ لائیں۔ ایک دفعہ اگر آپ، جس طرح قاضی صاحب نے کہا اس چیز کو طریقے سے کریں، ویسے بھی جب ان کی Amendment پاس ہو گئی تو اب میں آپ کی توجہ رول 105 کی طرف دلانا چاہتا ہوں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ رول 105 دیکھیں سر رول 105 کا سب رول (2) ہے اور وہ یہ ہے کہ
"If amendments have been made in a Bill, the Speaker on his own motion may, and on the request of any Member shall"

سر! اس Word کو دیکھیں۔

جناب سپیکر: بالکل۔

Mr. Abdul Akbar Khan: "Shall, direct that Bill be examined with a view to report what amendments of a formal or consequential character should be mad in the Bill as matter of drafting by a Committee consisting the Minister of whose Department the Bill relate the Member who introduced the Bill, Advocate General and Deputy Speaker.

میں سمجھتا ہوں کہ میں Stress نہیں کرتا کہ جی میں یہاں پر ہر وقت ممبران کو اس پر ووٹنگ کرنے کے لئے کر رہا ہوں۔ ٹھیک ہے اس کے تحت آپ ویسے بھی اس کو آج پاس نہیں کر سکتے کیونکہ آپ خود ایک Amendment لائے ہیں اور وہ Amendment پاس ہو چکی ہے تو Under the rules یہ آپ Passing stage پر نہیں لا سکتے۔ اس لئے اگر آپ اس کے لئے جو کمیٹی آپ بنائیں اور جو اس میں ذکر ہے۔ اس کو ڈرافٹنگ کے لئے کر دیں۔ اگر گورنمنٹ چاہتی ہے اور میری Amendment کو وہ منظور کرتی ہے، کسی طریقے سے بھی، ڈرافٹنگ یہ خود کر لیں، میں یہ نہیں کہتا لیکن جو Concept ہے اس کی میں بات کر رہا ہوں تو وہی کمیٹی کرے گی۔

جناب سعید خان: جناب سپیکر صاحب ، ما ته اجازت د ے یو د و منټ جی۔

جناب سپیکر: سعید خان صاحب۔

جناب سعید خان: اعوذ باالله من الشیطن الرجیم۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه ، جناب سپیکر، دا په کوم Amendment چې مونږ خبرې کوؤ جی، Personally خو ما Abstain کړله، Abstain مے ځکه کړله چې پارټی پالیسی به هم کیدے شی، دے ذهن باندې کارنه کوی خو دومره زه پوهه شوم چې عبدالاکبر خان کومے خبرې کوی دا د ایم۔ایم۔اے او د Democracy د حق خبرې دی او ایم۔ایم۔اے چې کوم Stance اخستے دے دا چورلټ سترګے پټول او ناغرضتیا ده۔زه

یوAmendmentپه یو محاوره کښې کوم۔په دے کښې خو رانغلے خو یو محاوره ده، کیدے شی په دے راته ځوک مرزا غالب او وائی۔زه یو Amendment کوم مونږ چې هلکان وو، مونږ به اوریدل چې "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" یو منټ جی ،زه هغے کښې Amendment کوم، د ایم ایم اے د حکومت "کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور اور چمکانے کے اور" (تالیاں) Twice a day every dayتو یہ ہو رہا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق(سینیئر وزیر): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔زما ورور چې کومه خبره اوکړه،دے دماشوم والی دا اوس خبره اوکړه ځکه Seriousنه آخلو۔ماشوم والی کښې خلق ډیر څه آوری ډیر څه کوی نو هغه باندې سړے بحث (تالیاں) عرض مے جی دادے چې،جناب سپیکر صاحب، دا صوبه زمونږ صوبه ده او قانون سازی که بنه اوشی که بد اوشی، په مونږ باندې یو شرح اثر انداز کیږی۔مونږه عبدالاکبر چې کوم ترمیم راوړے دے نو د هغې چورلټ مونږه دغه نه کوؤ،دومره زه ریکویسټ کوم که ممکن وی چې په دے باندې مونږه لږ مزید دغه اوکړو او دے روان سیشن کښې،قاضی اسد هم خبره اوکړه،دا نوروهم خبره اوکړه، مونږ یو ښے نتیجے تا د رسیدلو د پاره دے کښې لږ وخت غواړو۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک شو جی۔ مونږه جی بنیادی مقصد څنګه چې سراج صاحب او وئیل دا نه دے جی چې مونږ د څهPoint scoringاوکړو۔ May beچې زه غلطه باندې یم، کیدې شی چې زما دا Amendmentصحیح نه وی، کیدې شی په دے باندې مونږه خبره هم کوؤ زما دا دغه صحیح نه وی زه۔ بیا واپس واخلمه۔زه دا نه وایم جی خو زه خپل سوچ کومه چې مونږهdemocratic set up کښې یو او دے کښې مونږه Amendment راوړو نو چې داسې Amendment راوړو چې سبا هغه نقصانی یا غلط رانه نشی۔نو زه غواړم جی تاسو دغے 105(2)لاندے تاسو دا دغه کوئ یا دوه درے ورځے ټائم ورلا ورکوئی یا دوه

ورځے ورکوئ که درے ورځے ورکوئ، تاسو هغه دے پیر ته اوکړئ یا منګل ته هغه په دغه اوکړی۔ (مداخلت) ولے جی Passing stage, consideration stage زما خیال دے سیکرټری صاحب په دے خبره باندې پوهه نه شو۔ دا Passing stage ته چې راځی، د هغې نه مخکښې به دا تاسو لیږی دا چې پاس شی بیا چرته کمیټی ته لیږئی بیا خو ختم شو۔ بیا خو قانون شو۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: زما په خیال د سراج الحق صاحب چې کوم مؤقف راغلې دے، هغه د ټریژری بنچز دے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The consideration is deferred on the request of the mover.

(Applause)

شمال مغربی سرحدی صوبہ پبلک سروس کمیشن ترمیمی بل 2003 کو فوری طور پر زیر غور لانا اور پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Next. The honourable Minister for Health and Population welfare, N.W.F.P to please move, on behalf of the Honourable Chief Minister, N.W.F.P, that the North West Frontier Province Public Service Commission (Amendment) Bill, 2003, may be taken in to consideration at once. The honourable Minister for Health and Population welfare, please.

Mr. Inayatullah (Minister for Health and Population welfare): Sir, I beg to move that the North West Frontier Province Public service commission (Amendment) Bill, 2003, may be taken in to consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Public service commission (Amendment) Bill, 2003, may be taken in to consideration at once. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in clause 1 of the Bill, there for the question before the House is that clause 1 may stands part of the Bill. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in clause 2 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, M.P.A please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you janab speaker sir, I beg to move that the in clause 2 in sub- clause (1) the word “and” appearing after the words “ Governor House” may be substituted by “ Comma” and after the words “ Chief Minister House” the words “ Civil judges – cum – judicial magistrates , Alaqa – Qazi and contract employees” may be added.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted.

نو څه وئیل پرے غواړے ؟

جناب عبدالاکبر خان: آو ډیر جی۔

جناب سپیکر: ډیر۔

جناب عبدالاکبر خان: بلکه زه به دا اووائیمه چې ډیر Legislation لګیا دے کیږی او دا Legislation د دې صوبے د پاره اهم په دے دے چې خلق همیشه طور باندې جی مونږ ته وائی چې تاسو د خپل ځان د پاره، دا وزیران ځان د پاره، ممبران ځان د پاره، ګورنر ځان د پاره، وزیر اعلیٰ ځان د پاره قانون سازی هم کوی او ځان د پاره هر څه کوی او د عامو خلقو د پاره څه نه کوی۔ جناب سپیکر! دا زه په دے ګنړمه چې نن مونږه د پبلک سروس کمیشن د Purview نه څه خاص څیزونه اوباسو او خاص څیزونه څه اوباسو جناب سپیکر؟ هغه دا اوباسو چې د وزیر اعلیٰ صاحب په کور یا د ګورنر صاحب په کور کښې یا د وزیر اعلیٰ صاحب په دفتر کښې یا د ګورنر صاحب په هاؤس کښې خلق دی، هغه د پبلک سروس کمیشن ته نه پیش کوی، دا نن زمونږه Legislation دے چې د هغه خلقو چې کوم دوه ځایونو کښې کوم کسان سرکاری ملازمین اخستے کیږی، د هغوې په

Appointment کښې د د پبلک سروس کمیشن هیڅ اختیار نه وی دا به د دغه ځائے خپل ذاتی اختیار وی۔ زما Amendment څه دے؟ زما Amendment دا دے چې جناب سپیکر، زه یو منټ به ستاسو اخلم ځکه چې دا ډیر اهم Legislation دے۔ جناب سپیکر! زما Amendment دا دے چې د نن نه پنځه کاله، لس کاله، شل کاله مخکښې چې کوم Best student به وو د دې صوبے یا د دې ملک چې کوم د ټولو نه انتهائی قابل Student به وو، د ټولو نه انتهائی Intelligent student به وو او چې کوم به یونیورسټی کښې یا په بورډ کښې فرسټ راغے نو چې د هغه نه اخبار والا به تپوس اوکړو چې ته به سبا څه جوړیږے؟ نو هغه به ورته اووئیل چې ډاکټر، انجنئیر، چا به دا اووئیل زه به ډاکټر جوړیږم، چا به دا اووئیل چې۔ جی زه به انجنئیر جوړیږم۔ جناب سپیکر! خپلو پلارانو به په هغوې باندې پیسے اولګولے او پنځه کاله په میډیکل کالج کښې او څلور کاله په انجنئرینګ کالج کښې سبق به ئے پرے اووئیل او په دے سوچ به ئے پرے وئیل چې د نوکرئی خو هغوې د دوئ ده ده، دا خو هډو مسئله نشته چې زما ځوئے انجنئرینګ اوکړو او زما ځوئے ډاکټر شی نو هغه ته خو بس نوکری ملاؤ ده۔ خو پرون د دې اسمبلئی ډیر ممبرانو جناب سپیکر، پرون چې مونږه کوم حالت اولیدو د دې اسمبلی ګیټ بهر بالکل لکه دغه په شان په زمکه باندې هغه ډاکټران ناست وو، هغه ډاکټران په زمکه باندې ناست وو چغے ئے وهلے، چغے ئے وهلے چې مونږه بحال کړئی، د خدائے خاطر اوکړئی مونږه لس لس کاله نوکری اوکړله، مونږه اته اته کاله مخکښې په کالج کښې سبق اووئیل، بیا یو کمیټی جوړه شوله او په۔ هغې کښې د ډیپارټمنټ سیکرټری، ډائریکټر جنرل، دا ټول پکښې ناست وو او په میرټ باندې ئے زمونږه Appointments اوکړل۔ مونږ ته ئے اووئیل چې ځئی تاسو د دې شی قابل یئی چې تاسو نوکری اوکړئی۔ مونږه نوکری اوکړله، اوس مونږ ته وائی چې پبلک سروس کمیشن ته بیا لاړ شئی۔جناب سپیکر، وائی چې په 31 تاریخ باندې ستاسو Termination دے۔ جناب سپیکر، چې مونږه کله د چیف منسټر هاؤس، چې مونږ کله د ګورنر هاؤس، مونږ وائیو مونږ انصاف غواړو، مونږ وایو مونږه انصاب غواړو مونږ وایو مونږ به انصاف راولو، مونږ وایو عدل به راولو۔ دا انصاف دے چې چیف

منسٹر هاؤس او د ګورنر لاؤس بیره، خانسما هغه خو د دې پبلک سروس کمیشن د Purview نه اوباسئی او هغه ډاکټر چې په هغه باندې پلار او مور په خپل وینو سبق وئیلے دے، هغه نن د اسمبلی د ګیټ نه بهر ناست دے او چغے وهی جناب سپیکر۔ انتهائی ظلم دے، دغه شان زمان بل دغه دے پکښې او دغه خلق چې کوم دے نو اته اته، نهه نهه کاله اوشو جناب سپیکر، چې هغوې ډاکټری اوکړله، نور د هغوې نه څه غواړئی؟ اوس به هغوې چرته ځی؟ نن چې ته د پبلک سروس کمیشن نه ئے اوباسے او هغوې لرے شی Contract ختم شی، چرته به ځی؟ ماته اووایه۔ هغوې له بل ځائے کښې څوک نوکری ورکوی؟ هغوې Overage شو، دومره Overage شو چې هغوې ته خو په بل ځائے کښې اوس هغه کلرکی هم نه شی ملاویدے ځکه چې د هغې د پاره هم 25 سال Age دے نو چرته به دغه خلق ځی؟ او Competent خلق دی چې دومره ئے د صوبے له خدمت اوکړو۔ جناب سپیکر! پنځلس شپاړس کاله پس خو خلق ریټائرمنټ ورکوی، پنشن ورکوی خلقو له، په لکهونو روپئی پنشن ورکوی۔ لس کاله ئے نوکری اوکړله په دهاړئی باندې، اوس ورته وائی چې ته پبلک سروس کمیشن ته لاړ شه جناب سپیکر۔ دغه شان دا سول جج، جوډیشل مجسټریټ، جناب سپیکر! د دې صوبے د هائی کورټ چیف جسټس، ورسره پنځه ججان، د هغوې ټیسټ او انټرویو واغسته او هغوې ته ئے اووئیل چې تاسو د سول ججئی قابل یئی چې تاسو مونږه سول ججان واخلو۔ په سوؤنوخلق راغلل یا سل یا پنځوس یا شپیته کسان پکښې پاس شو جناب سپیکر، خو زه دا انتهائی افسوس سره وائیم چې تاسو ئے کم ځائے ته مخامخ کوئ؟ هغه ځائے ته ئے مخامخ کوئی جناب سپیکر، چې په Written کښې خلقو خو Marks 70%, 70% واغستل چې پرچے په پبلک سروس کمیشن کښې اوشی، ستر ستر فیصد، په یو سوال، دا تاسو ته زه حقیقت جانب سپیکر، بیانوم چې یو سوال، د پبلک سروس کمیشن ممبر د دوو کسانو نه تپوس اوکړو چې Written کښې 65% او 70% مارکس اغستی وو، یو نه ئے تپوس اوکړو چې یو Competent سړے او یو کرپټ سړے راشی، په دے کښې به ته کوم یو واخلے؟ نو یو ورته اووئیل چې زه به Competent اخلم او دغه سوال ئے د بل نه اوکړو نو هغه ورته اووئیل چې خیر دے زه، نه نه

Competent، Sorry نه یو Honest او یو Corrupt، هغه ورته اووئیل چې زه به Competent اخلم خیر دے که کرپټ وی، بل وائی زه خو به Honest اخلم۔ دواړه ئے فیل کړل۔ دا په ریکارډ خبره ده۔ دواړه ئے فیل کړل۔ ستر ستر فیصدی مارکس۔ کله چې د هائی کورټ ججانو او چیف جسټس د هغوئ د پاره چې کوم فورم دے، هغه Competent forum دے، هغوې هغه خلق واغستل او دوه دوه کاله ئے تاسو له Service اوکړلو۔ دوه دوه کاله ئے په دے عدالتونو کښې تیر کړل اوس ته هغې خلقو ته وائے چې ځئ، زه نور خلق اخلم۔ جناب سپیکر! مونږ به آخر کله انصاف راولو؟ زما دا Amendment، زه تاسو ته خواست کوم ،دے ته مه ګورئ چې یره د ګورنمنټ دے، یره که زما دا Amendment جی دوی د پخپله باندې ډرافټ کړی زما په نوم دی نو دوی د پخپله باندې راوړی جناب سپیکر! بل څوک د راوړی خو د خدائے خاطر اوکړئی جی دا Amendment پاس کړئی۔ تهینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ماته اجازت دے، زه دے باندې یو خبره اوکړم؟ اجازت راکوئی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: زه صرف دا عرض کوم چې دا Explanation چې دے دا د خالی دوئ Read out کړی۔ " Recruitment to the following post shall be outside the purview of the commission . Posts to be filled on adhoc basis for a period of six months or less; provided that before filling the post, prior approval shall be obtained from the commission; posts to be filled by re-employment"

زما صرف دے کښې دا عرض دے چې Re-employment کیږی د هغه خلقو چې هغه ریټائرډ شی۔ مخکښې چې کوم دا خلق عاجزان، چې څوک ریګولر روان دی، د هغوې پروموشن هم بند شی، عام خلقو ته نوکرئی نه ملاویږی، Young خلقو ته ، Educated خلقو ته نوکرئ نه ملاویږی او دوئ دا وائی چې کوم سړے ریټائرډ شی،د هغه هم Re-appointment به کولے شی او بغیر د کمیشن نه۔

تاسو په دے لړ انصاف اوکړئ سپیکر صاحب، چې گورنر او چیف منسټر هاؤس ته چې کوم سړے راځی، هغه د گورنر او د چیف منسټر خپل Will باندې ده چې هغه که نالائق سړے وی، د هغه Appointment کولے شی نو هغه خلق چې کوم غریبانان خلق وی، د چا به Approval نه وی، د چا به سفارش نه وی، د چا سره به دا نور وسائل نه وی نو هغه به پاتے شی او نالائقه سړے چې هغه په هیڅ هم نه پوهیږی هغه گورنر او وزیر اعلیٰ په Will باندې چې Appointmentاوکړی۔ بل څنګه چې عبدالاکبر خان وئیل چې پرون دا جلوس چې کوم راغلې وو، سپیکر صاحب، تاسو Contractباندې یو سړی ته وائي چې دوه کالو د پاره ته سول جج ئے یا سیشن جج ئے نو په هغه دوه کاله کښې چې هغه ته پته ده چې دوه کاله پس زما نوکری ځی نو هغه به څومره زیات کرپشن کوی؟ هغه به کوشش کوی چې زیات نه زیات ځان له پیسے اوګټم ولے چې دوه کاله پس خو هسې هم ما ته سروس نه ملاویږی او که هغه سړے Permanentتاسو واخلئ، نو تاسو خو پخپله دا رشوت زیاتوئے چې دوه کاله کنټریکټ ورکړی هغه له چې هغه د پیسے اوګټی بیا دواؤ کالو د پاره بل سړے روالئ چې هغه د پیسے اوګټی نو دا د کرپشن سیزن خو پخپله حکومت غواړی چې پیدا کړی۔ زمونږ دا خواست دے سپیکر صاحب، چې مهربانی اوکړئ چې دوی ته Permanent jobورکړے شی چې هغه ته پته وی چې زما سروس شته دے زما سروس به وی زما د سروس اے سی آر که خراب شی نو زه به ډس مس کیږم، زه به Suspendکیږم نو هغه به احتیاط کوی هغه به رشوت هم نه اخلی او خپل کار به هغه په تسلئ سره او په صحیح طریقے سره کوی۔ یو ډاکټر چې لس کاله هغه عاجز سروس کړے وی او هغه ته تاسو اووائی چې ته په کنټریکټ باندې ئے او ته لاړ شه پبلک سروس کمیشن ته نو تاسو ته پته ده سپیکر صاحب، چې نن سبا نوے نه نوے ټیکنالوجی راؤځی، کوم سړے چې نن ایم بی بی ایس کوی هغه بهر راؤځی نو هغه لس کاله چې کوم زوړ چا ایم بی بی ایس کړیدے، د هغه په مقابله کښې هغه نه شی کولے۔ ولے چې پریکټس او ایجوکیشن کښې تاسو ته په ته ده چې ډیر فرق دے۔ یو وکیل دے چې هغه ایل ایل بی اوکړی هغه د گولډ میډل واخلی خو بل یو وکیل چې دے هغه په تهرډ ډویژن باندې ایل ایل بی اوکړی خو کال پس، دوه کاله پس د هغه

Experienceاوشی، دهغه سره چرته مقابله کولے شی۔ Experienced سړے زیات د خلقو په تکالیفو باندې پوهیږی نو یو تاسو هغه خلق Ignoreکوئی او ټیکنالوجی چې کومه نوے نوے راځی نو د هغه نوی ډاکټر زیاته ټیکنالوجی چې ایزده وی نو هغه چې زوړ ډاکټر وی نو هغه خو پریکټس کښېوی بار بار هم هغه خو سبق نه وی وئیلے کنه۔ هغه وخت هغه Automaticallyدومره Matureوی چې هغه د دې خبرو نه بره وی نو په دے وجه زمونږ دا خواست دے چې دا مهربانی د اوکړے شی چې دا خلق د پبلک سروس کمیشن ته نه پیش کیږی او دوئ ته د دا خپل Permanent job ملاؤ شی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر زما یو ټیکنیکل، یوه ټیکنیکل خبره کوم جی دا یو منټ۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! لږ۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دا سول سرونټ نه جی، بس دا یوه خبره کوم جی د دوی د دغه د پاره کوم په دیکښې ئے لیکلی دی دا پبلک سروس کمیشن To conduct test and examination of recruitment to the civil service of the province and civil post to connection with the affair of the provinceجناب سپیکر! دلته کښې دا Civil post means civil servant دCivil servant definitionدے په 1973 Actکښې په هغې کښې وائی چې Civil servant means a person who is a member of civil service of the province or who holds a civil post in connection with the affairs of the province, but does not include, a person who is on deputation to the province from the federation or any other authority a person who is employed on contract basis. Contract employ is not a civil servantیعنی Public service commission can hold only civil serviceهغوې Initial recruitmentچې کوی نو پکښې د دې لاندې، د دوی د خپل ایکټ د لاندې Civil servantد پاره چې کوم تاسو غواړئی، هغه به کوی نو زه دا وایم جی چې دا دومره دغه خبره نه ده تاسو مونږ سره په دیکښې Agreeشئ چې Competentخلقو واغستے شی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): شکریہ۔ جناب سپیکر، د ټولو نه مخکښې خو زه د دې خبرې وضاحت کوم چې د آئین د آرټیکل 242لاندے پبلک سروس کمیشن چې دے نو دا یوه Constitutional اداره ده۔ دویمه دا چې د کمیشن د Purview کښې کوم پوسټونه دی د ګریډ 11 نه واخله تر ګریډ 18پورے، د ګریډ 11نه On ward چې څومره پوسټونه دی نو د دې اختیار د پبلک سروس کمیشن سره دے چې د هغې ریکروټمنټ پبلک سروس کمیشن کوی۔ په دیکښې په دے وخت کښې چې کله کنټریکټ پالیسی Introduceشوه نو د هغې نه ورستو پولیس، جوډیشری او د جیل ایمپلائز داسې وی چې دا په Permanent basisباندې Recruitکیږی دا باقی ټول کنټریکټ ایمپلائز دی۔ حکومت چې کوم Amendmentپیش کړے وو، د حکومت د Amendmentمقصد دا وو چې مخکښې نه په ګورنر هاؤس کښې، د ګورنر هاؤس په سیکرټریټ کښې چې کوم پوسټونه وو، د ګورنر د پاره هغه د کمیشن په Purview کښې نه وو بلکه ګورنر صاحب د هغې Appointment کوؤ۔ حکومت دا Amendmentراؤړو چې د چیف منسټر سیکرټریټ چې کوم دی نو هغه د هم چیف منسټر کوی او د هغې مختلف وجوهات دی چې چیف منسټر په دغه کښې بعضے وخت کښې دا ډیر د ټولے صوبے د ټولو نه اهم ځائے دے۔ چیف منسټر سیکرټریټ اؤ د چیف منسټر ځائے نو لهذا دا ضرورت وو چې بعضے وخت کښې زر ریکروټمنټ او Appointmentاو دغه پکار وی او په کمیشن کښې وخت لږی نو حکومت دغه Amendment راؤړو۔ تر کومه حده پورے چې د عبدالاکبر خان صاحب د دغه تعلق دے نو د دې په نتیجه کښې چې کنټریکټ ایمپلائز کوم د کمیشن د Purviewنه اوباسے اؤ دغه شانتے ترےجز اوباسے نو کمیشن سره عملاً صرف دا اسسټنټ، سپرنټنډنټ جیل به پاتے کیږی او ASIsبه ورته د پولیس پاتے کیږی۔ د کمیشن سره عملاً نور هیڅ هم نه پاتے کیږی د کمیشن دا اداره په نورو صوبو کښې لکه مضبوطیږی وقتاً فوقتاً په پاکستان کښې هم په فیډرل لیول باندې هم مضبوطیږی، په صوبائی لیولو باندې هم مضبوطیږی۔ د حکومت موقف دا دے چې په نتیجه کښې که دا Amendment منظور شی نو د دې په نتیجه کښې څه منفی اثرات په دے دغه باندې پریوتے شی۔ اؤ یو د دې خبرې

وضاحت کوم، د دې سره بالکل زمونږه اتفاق دے چې د سول سرونټس ایکټ لاندے د کنټریکټ ایمپلائز چې دی موجوده د کنټریکټ قانون مطابق دا سول سرونټس نه دی۔ حکومت په دے خبره باندې پوهیږی ځکه چې دا پالیسی فنانس ډیپارټمنټ جوړه کړې وه او په دے باندې د Establishment department reservation وو او Observation وو۔ اؤ د هغې د پاره هم حکومت ترمیم راوړی چې دا داسې Amendment په دے کنټریکټ پالیسی کښې اوکړی چې دا سول سرونټس شمار شی۔کنټریکټ ایمپلائز سول سرونټس شمار شی دا حکومت په دیکښې عنقریب دغه شانتے Proposals and amendments راوړی دغه ته او د دې Amendments پاس کیدوپه نتیجه کښې خو به یو کار دا اوشی چې د کمیشن د Purview نه به کنټریکټ ایمپلائز هم اوځی د کمیشن د Purview نه به په عدلیه کښې چې څومره ریکروټمنټس دی، دا به هم ترے اوځی او د هغې په نتیجه کښې به داسې اوشی چې د کمیشن سره به صرف دوه پوسټونه پاتے شی یو د جیلونو او یو د پولیس نو عملاً به کمیشن چې Crippled شی، ختم به شی د کمیشن به هیڅ حیثیت هم پاتے نه شی او بل جی دا خبره چې په کمیشن کښې دا زمونږ General observation دے May be چې عبدالاکبر خان صاحب به زما سره په دیکښې نه Agree کیږی، Departmentally چې کوم ریکروټمنټ کیږی په هغې کښې دا صحیح ده چې زمونږه په Developing countries کښې په هر ځائے کښې چې د Transparency ensure کول ډیره لویه مسئله ده خو په کمیشن کښې Comparatively دا څیز د Department recruitment په نسبت باندې ښه دے که Departmental recruitment ته دا Important پوسټونه حواله شی نو په دیکښې به اقرباء پروری، رشته او تعلق او دا Influence او دا ډیر زیات Vulnerable دی، ډیپارټمنټس دے څیزونو ته ډیر زیات Vulnerable دی په نسبت د کمیشن، د حکومت دا هم موقف دے چې که دا د ججانو د دغه اختیار د کمیشن د Purview نه واغستلې شی او دا هائی کورټ ته لاړ شی نو Within Province به بیا په هائی کورټ کښې پخپله باندې، یعنی اوس که په کمیشن کښې Irregularity اوشی خو خلق به هائی کورټ ته لاړ شی، اپیل به اوکړیٰ خو که بیا د چا دا شک وی چې په هائی کورټ کښې

Irregularityشوې ده نو د هغې اپیلټ اتهارټی په صوبه کښې د ننه بل نه وی د هغې په د غه کښې به هائی کورټ ته څوک نه شی تلے په دے باندې د حکومت دا موقف دے لهذا چې د دې Amendment ډیر زیات لګه منفی اثرات کیدی شی۔ لهذا مونږه دا Propose کوو او عبدالاکبر خان ته دا ریکویسټ کوؤ چې خپل Amendment واپس واخلی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! منسټر صاحب خو زما پچاس فی صدی خبره اومنله جی، پچاس فیصدی خو هغوې پخپله باندې دلته کښې Commitکړله چې دا Contract employeesد پبلک سروس کمیشن په Purviewکښې نه راځی ځکه چې دا سول سرونټس نه دی او دائے پخپله اووئیل چې مونږه به په دیکښې دا Amendmentراؤړو چې یره دا دغه کړو نو د دې مطلب خو دا شو چې ښکاره شوه، خبره چې کوم Contract employeesدی، هغوې پبلک سروس کمیشن ته نه شی تلے ځکه چې په سول سرونټ ایکټ کښې نه راځی، Definition کښې جناب سپیکر، زما خو تاسو ته هم خواست دے۔

جناب سپیکر: زما سره خو بله یوه لار نشته چې یا مطلب دا دے تاسو دغه شئ، تائم بالکل کم دے زه خوئے ووټ ته غورځوم بس، اورئی The motion before the House is that the amendment moved by the hon'ble member may be adopted.چې څوک د عبدالاکبر خان د ترمیمو په حق کښې دی، هغه د په "هاں" کښې جواب ورکړی۔

آوازیں: "ہاں"

جناب سپیکر: چې څوک د دې خلاف دی هغه د په "ناں" کښې جواب ورکړی۔

آوازیں: "نہیں"

جناب سپیکر: چې څوک مطلب دا دے د عبدالاکبر خان د امنډمنټ په حق کښې دی هغه پخپلو سیټونو اودریږئ او سیکرټری صاحب ته خواست دے چې اوئے شماری۔

(اس مرحلہ پر رائے شماری کرائی گئی اور ترامیم کے حق میں کل 22 ممبران اسمبلی نے رائے دی)

(تحریک مسترد کی گئی)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ما دا امنډمنټ ربنتیا خبره ده چې ډیر په ښه Intention راوړے وو جناب سپیکر ما ته انتهائی افسوس دے او خاص کر د ایم ایم اے په دے Attitude باندې چې----

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The amendment moved by the honourable member Abdul Akbar Khan is rejected. Since no amendment has been moved by any honourable member in Clause 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 3 may stand part of the Bill. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 3 stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. Now the honourable Minister for Health, NWFP, to please move on behalf of honourable Chief Minister, NWFP, that the North West Frontier Province, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2003 may be passed.

Minister for Health: Sir, I beg to move, on behalf of the Chief Minister, NWFP, that the North West Frontier Province Public Service Commission (Amendment) Bill, 2003 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Public Service Commission (Amendment) Bill, 2003 may be passed. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed without amendment. The sitting is adjourned till 10.00 am of Monday morning, the 22nd December, 2003.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 22 دسمبر 2003ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)